هو الهادی

اندنون یہ رسالہ عجالہ عبرت افزا ہوش ربا جسمین حال وفات خاتم النبیین
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین الی یوم الدین مسطور ہے

منبع الاحسان
فی
ذکر وفات نبی آخر الزمان

مؤلفہ عاشق رسول خدا پیرو سنن ہدیٰ مقبول انس وجان
حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہوا
سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ خِطَابِہٖ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَھُوَ حَیٌّ فِیْ قَبْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

زہے شان حبیب سید مقبول کونینی — رسول اعظمی مسند نشین قاب قوسینی

نخستین جلوہ حسن قدیمی عالم آرائی — معلّے گوہر والا نژاد جد حسنینی

محیط رحمتی دریائے جودی مخزن فیضی — شفیع الامتی عالم نوازی قرۃ العینی

یا نبی اللہ السلام علیک — انما الفوز والفلاح لدیک

بسلام آمدم جوابم دہ — مرہمی بر دل خرابم دہ

بس بود جاہ و احتشام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تم ایک میت ہو اور وہ سب یعنی خلق ایک میت ہین
اللہ تعالیٰ نے اس آیہ شریفہ مین حضور کی وفات شریف کو علیحدہ فرمایا اور ہماری
سب کی موت کو جدا ذکر کیا تا کہ ظاہر ہو جاوے کہ حضور کی وفات ہماری سی موت نہین ہے
جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت ہماری سی خلقت نہین ہے اگر حضور کی وفات
ہماری سی موت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس مقام پر لفظ موت کو دوجا پر نہ ارشاد کرتا فرما دیتا کہ تم
اور وہ سب میت ہین اسمین کلام مختصر ہوتا اور کلام کا مختصر ہونا فصاحت ہے اور اللہ تعالیٰ نے
اس کتاب پاک کو کمال فصاحت پر نازل کیا ہے پس بڑھانا لفظ میت کا بعد اِنَّكَ کو صاف
ظاہر کرتا ہے اس مدعا کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا مضمون کچھہ اور ہی ہے
علماے محققین کے نزدیک حضور کی وفات کا مضمون اسیقدر ہے جیسے پادشاہ عادل دربار
عام مین امورات رعایا کی اصلاح ہر نوع کی کر کے تخلیہ کرے اپنی آسایش کیواسطے اور اپنی
حصول لذائذ مین مصروف ہو مگر اوسوقت بھی بسبب شان عدالت اور رحمت کے
رعایا کیطرف اوسکو ایک نوع کی توجہ رہتی ہے لیکن اوسوقت مین بجز اخص الخواص ہر ایک
باریاب نہین ہو سکتا ہے اسیطرح جناب سید عالم کی حیات ظاہری دربار عام تہا حضور نے
اوسمین ہماری ہر قسم کی اصلاح فرمائی اور راہ راست ہمکو خدا کے ملنے کی تعلیم کی جب سب
کام امت کے پورے کر دیئے تو حجۃ الوداع مین اللہ تعالیٰ نے تکمیل دین کی خبر دی یعنی یہ آیہ
کریمہ نازل کی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ تا آخر آیہ یعنی آج کے دن ہمنے تمہارے دین کو
کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا جناب سید عالم اور بعض خواص صحابہ سمجھہ گئے کہ اب
دین پورا ہو چکا زمانہ آپ کے پردہ کرنے کا قریب آگیا اور جناب الٰہی نے اوسی ایام حج مین بمقام
منا مین سورۂ شریفہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کو نازل فرمایا اس سورۂ پاک کا مضمون یہ ہے

ف معانی آیہ کریمہ انک میت الخ کے بیان میں

ف بیان نزول آیہ کریمہ الیوم اکملت الخ اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بیان میں

جب آگئی مدد اللہ کی اور فتح اور دیکھا تمنے آدمیون کو کہ داخل ہوتے ہین اللہ کے دین مین لشکر کے لشکر پس تسبیح کرو تم ساتھ اپنے رب کی حمد کی اور استغفار کرو تحقیق وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اس سورہ شریف مین اللہ تعالے نے خوب ظاہر کر دیا کہ تمہارے ظاہر کرنیکی غرض تھی دین حق کا ظاہر کرنا اور پھیلانا وہ غرض پوری ہو گئی دین پھیل گیا اور لاکھون آدمی مسلمان ہو گئے اور عظمت اور شوکت اسلام کما حقہ ظاہر ہو گئی اب اللہ کی عبادت مین مشغول رہو یہ اشارہ ہے اسکا کہ اب تخلیہ کرو چونکہ جناب سید عالم سچے عاشق ہین اللہ کے مثل آپ کے کوئی خدا کا عاشق نہین ہے اور آیہ قرآنی سے ثابت ہی کہ خدا کے دوستون کو جو سچے ہین موت کی تمنا ہوتی ہے اسواسطے کہ اغیار سے جدا ہو کر محبوب سے ملنا ہر محب کو پسندیدہ ہوتا ہے جناب سرور عالم چونکہ سردار ہین اللہ کے دوستون کے اور سید الصادقین ہین لہذا حضور نے بھی آخرت کو پسند کیا اور تخلیہ فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف مین زندہ ہین جیسے حیات دنیا مین زندہ تھے اور بمفہوائے آیہ کریمہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ہر آن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی مدارج ہے یہ مضمون کمی کا حضور کی نسبت مین ہو نہین سکتا اسواسطے کہ صریح خلاف ہی آیہ موصوفہ کی البتہ اسقدر مضمون ہے کہ آپ بسبب تخلیہ کے بجز اخص الخواص کے ہر ایک حضور مین باریاب نہین ہو سکتا ہی اور نیز جناب سرور عالم کو خدا کی یاد مین استغراق غالب ہی اور یہ کیفیت معلوم ہوتی ہے جو نزول وحی کیوقت ہوا کرتی تھی اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل درود شریف مین فرمایا ہے مشکوٰۃ شریف مین بسند ابوداؤد و بیہقی کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی سلام بھیجنے والا مجھ پر مگر پھیر دیتا ہے اللہ روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون سلام کرنیوالون کو سلام کا

فضیلت اس بات کی کہ حضور کی حیات اور ممات دونون یکسان ہین بلکہ ممات مین کچھ زیادتی ہے

مراد یہان روح کے پھیر دینے سے یہ ہے کہ بعد وفات شریف کے سرور عالم بجمیع الوجوہ مشاہدہ الٰہی مین مستغرق ہین جب کوئی امتی صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے اوسوقت باجازت الٰہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین اور سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہین اور اگر مراد اس سے زندگی بعد موت کے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تعدد موت لازم آوے اور یہ صریح خلاف ہی قرآن مجید کے اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ سورۂ دخان مین مومنین کے وصف مین ارشاد فرماتا ہے لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ نہ چکھین گے بیچ اوس جہان کے موت سوا پہلی موت کے تفسیر مدارک مین مَوْتَةَ الْاُولٰی کی تفسیر مین لکھا ہے وہ موت کہ چکھ چکے ہین اوسکو دنیا مین یعنی سوائے اوس موت کے جو دنیا مین ہو چکی دوسری موت اونکو نہو گی پس جب مومنین کیواسطے سوائی موت دنیا کی دوسری موت نہین ہے تو جناب سید عالم کی نسبت مین کب یہ ممکن ہے اور شیخ محدث دہلوی نے اس حدیث کے ترجمہ مین لکھا ہے اس جگہہ اشکال لاتے ہین کہ مضمون مخالف حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی برزخ مین اسواسطے کہ پھیرنا روح کا آنحضرت پر سلام کیوقت مین دلالت رکھتا ہے مفارقت روح پر حضرت صلی اللہ وسلم کے جسم شریف سی بعض اوقات مین اور جواب دیتے ہین یعنی علماء امت کہ مراد عود روح سی نہ عود کرنا اوسکا ہی بیچ بدن کے بعد مفارقت کے بلکہ افاقہ اور توجہ اوسکا ہے اس عالم کیطرف اور سننا صلوٰۃ اور سلام امت کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہین برزخ مین احوال ملکوت کے ساتھہ اور مستغرق ہین مشاہدہ رب العزت مین جیساکہ دنیا مین حالت وحی مین ہوتی تھی پس تعبیر کی گئی افاقت آنحضرت کی اوس مشاہدہ اور استغراق سی ساتھہ رد روح کے جیساکہ حدیث معراج مین واقع ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بیدار

ہوا ہین درحالیکہ ہون مین مسجد حرام مین پس یہ بیدار ہونا افاقہ اور نکلنا ہے اوس عالم کی مشاہدہ سے نہ خواب سی جاگنا اسواسطے کہ معراج خواب مین نہ تہا اوپر مذہب حق کے اور نیز حیات انبیا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اور رد اونکی روح کا بعد افاقت موت کی ہے ایک بار سلطہ جاری ہونے سنت الٰہی کے اور بعد اوسکے کوئی زمانہ خالی نہین ہے اور مفارقت روح کی اور صلوٰۃ اور سلام امت سی پہیرنا اوسکا مَرَّۃً بَعْدَ اُخْریٰ مکرر عذاب کرنے مین داخل ہے واجب ہی تنزیہ ساحت عزت اور کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سے پس چاہیے کہ ہمیشہ حیات مین رہین ختم ہوا کلام شیخ کا اور بیان حیات سرور عالم کا رسائل میلاد شریف مین ہو چکا ہے بدین وجہ یہان اسیقدر پر اکتفا کی اور نبی کریم چونکہ ہمارے اوپر رؤف اور رحیم ہین لہذا ہر فعل حضور کا ہمارے واسطے سبب فلاح اور نجات ہی جیسیکہ تشریف آوری نبی کریم ہماری حق مین رحمت اور خیر ہے کہ نکالا ہمکو ظلمت سی اور پہنچایا نور کیطرف اور کہول دیے ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اور ہر طرح کا سامان نجات کا ہمارے واسطے جمع کر دیا اسیطرح سے وفات فرمانا بہی حضور کا ہمارے حق مین رحمت ہی تاکہ اوس عالم مین بہی امت گنہگار کیواسطے راحت کی اسباب مہیا فرماوین چنانچہ حدیث شریف ہی صاحب روضۃ الاحباب نے لکہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سی مروی ہے کہ فرمایا اونہون نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہ فرماتے تہی کہ جس شخص کے میری امت سی دو فرط ہون گے یعنی دو لڑکے نابالغ اوسکی مرے ہونگے اللہ تعالےٰ اوسکو اونکی واسطے سے بہشت مین داخل کریگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ جسکا کوئی فرط نہو اوسکا کیا حال ہوگا فرمایا حضور نے مین فرط ہون اپنی امت کا ہرگز مصیبت رسیدہ نہونگی مثل میری مصیبت کے یعنی میرے فراق سے زیادہ کوئی غم اونکی واسطے نہین ہے

اور فرط اوسکو کہتی ہین کہ جسکو قافلہ سے آگے روانہ کردیتے ہین تاکہ منزل پر جاکر قافلہ کے واسطے
سامان مہیا کرے اور نیز جسطرح ولادت باسعادت کی مسرت سبب نجات ہی عذاب آخرت سی اوسیطرح
واقعہ جانکاہ وفات حضرت نبوی کو یاد کرکے رونا اور اندوہناک ہونا بہی باعث مغفرت ہی چنانچہ
مروی ہے کہ بعد وفات جناب سید کائنات کے ایک جماعت صحابہ نے بسبب کمال حزن کے
سکونت مدینہ منورہ کو چہوڑدیا اونسی بے جمال باکمال محمدی مدینہ دیکہا نگیا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بہی جانب شام سفر کا ارادہ کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم یہین رہو اور جو کام حضرت کے
زمانہ مین کرتے تھے اوسیکا شغل کرو تو بہتر ہے بلال نے کہا مجہکو تحمل نہین ہے کہ بے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہان رہون اگر تمنے مجہکو اسواسطے آزاد کیا ہے کہ دنیا مین کوئی نفع تم کو مجہسے پہنچے جو خدمت
تم کہو اوسکو مین بجا لاؤن اور اگر مجہکو بطمع ثواب اخروی آزاد کیا ہے تو مجہکو خدا پر چہوڑدو صدیق اکبر
رونے لگے اور فرمایا مینے تمکو بطمع ثواب آزاد کیا ہے اور اوسکو دنیا مین نہین چاہتا ہون حضرت بلال شام کو
تشریف لیگئے اور مدت تک وہان رہے ایک مرتبہ جناب سید عالم کو خواب مین دیکہا حضور نے براہ
عاشق نوازی فرمایا اے بلال تو نے مجہپر جفا کی اور میرے جوار سے چلا گیا اب قصد میری زیارت کا
کر بلال خواب سی بیدار ہوئے اور شوق زیارت مین مدینہ کو چلے اوس زمانہ مین جناب سیدہ علیہا السلام
نے بہی انتقال فرمایا تہا جب حضرت بلال مدینہ مین پہنچے ہر شخص سے جو ملتا تہا احوال اہلبیت نبوت کا
پوچہتے تہے لوگ کہتے تہے کہ علی مرتضیٰ اور حسنین اور ازواج مطہرات سب لوگ خیریت سے ہین اور جناب
سیدہ کا حال کوئی نکہتا تہا جب حضرت بلال آستانہ نبوت پر پہنچے حسنین علیہما السلام سے ملاقات
ہوئی صاحبزادگان والاتبار کو سلام عرض کیا اور مراتب تعظیم ادا کیے اور خیریت جناب سیدہ
بنت رسول اللہ دریافت کی شاہزادے رونے لگے اور فرمایا اللہ تجہکو اجر دے محبت فاطمہ کا اونہون نے
بہی اس عالم فانی سے انتقال کیا حضرت بلال یہ سنکر بہت روئے اور کہا اے جگر گوشہ رسول

کسقدر جلیہ پر بزرگوار سے مل گئین اور نقل کرتے ہین حضرت بلال سے اونکے بعض دوستون نے
استدعا کی کہ وقت نماز ظہر کا آگیا ہے کیا خوب ہو اگر تم اذان کہو اور اس بارہ مین بہت الحاح اور
مبالغہ کیا حضرت بلال مسجد نبوی کی چہت پر چڑہے اور اذان کہی اہل مدینہ جمع ہوئے تاکہ
اذان اونکی سنین جب اونہون نے اللہ اکبر کہا مدینہ منورہ کے سب گھرون سے شور آہ وفغان
بلند ہوا جب اس مقام پر پہنچے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مدینہ مطہرہ مین کوئی متنفس نتہا جو نہ رویا
اور آہ وفغان نکی تا آنکہ لڑکیان گھرون سے نکل آئین اور رونے لگین اور وہ دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات شریف کا دن ہو گیا حضرت بلال نے جب اذان سے فراغت کی فرمایا ای لوگون
بشارت ہو تم کو جو آنکہ حضرت سرور عالم کو روئین گی آتش دوزخ کو نہ دیکہین گی صاحب روضۃ الاحباب نے
اس روایت کو لکہہ کر لکہا ہے مخفی نرہے کہ یہ فضیلت حضرت سید عالم کے اہل زمان کے ساتہہ مخصوص
نہین ہے بلکہ یہ امیدواری ہے کہ تمام امت اجابت قیام قیامت تک جو حضور کی وفات شریف سے
غمگین ہونگی اور حسرت کرین گے اور درد فراق نبوی سے گریہ وزاری کرین گے اس حکم مین داخل
ہونگی یعنی اس غم جانکاہ کیوجہہ سے رونے سے عذاب جہنم سے نجات پاوینگی اسواسطے کہ وفات حضور تمام
امت کیواسطے مصیبت ہے جیسا کہ اوپر حدیث سے ثابت ہو چکا ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ جب
معلوم ہو چکا کہ فراق نبوی سے رونا بہی سبب نجات ہے تو اب کسیقدر حال پر ملال وفات جناب سید موجودات کا
مختصراً بیان ہوتا ہے مروی ہے کہ جب سورۂ اذا جاء نازل ہوئی سید عالم نے جبرئیل سے فرمایا گویا مجہکو آگاہ
کرتے ہین کہ اس عالم کو چہوڑنا چاہیے جبرئیل ع نے کہا آپ غمگین نہون وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی
یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے آخرت بہتر ہے آپکے واسطے اول سے اور جناب سید عالم نے اوسوقت سے کار آخرت
مین کوشش اور اجتہاد حد سے زیادہ کیا اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد
نازل ہونے سورۂ اذا جاء کے یہ کلمات بہت فرماتے تہے سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

الرحیم صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کلمات کیون بہت فرمایا کرتے ہین ارشاد کیا آگاہ ہو مجھکو عالم بقا مین بلایا ہے اور رونے لگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ موت سی روتے ہین حالانکہ اللہ تعالے نے آپ سی فرمایا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ حضور نے فرمایا فاین حول المطلع واین ضیق القبر وظلمة اللحد واین القیمة والاھوال یہ ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے تنبیہ امت کی تہا کہ یہ سختیان اور بلائین پیش آنے والی ہین اونسی ڈرتے رہنا چاہیے اور نیز خوف علامت ہی خدا کی شناخت کی جو شخص اوسکو پہچانتا ہے وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالے خود قرآن مجید مین فرماتا ہے ڈراتے ہین اللہ سی اوسکے بندونمین سے جاننے والے ہین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سی مروی ہے کہ حضرت سرور عالم نے وفات شریف سی ایک مہینا پیشتر اپنی وفات کی خبر دی خواص صحابہ کو ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ کے گھر مین بلایا جب نظر مبارک ہم لوگون پہ پڑی رونے لگے اور یہ گریہ حضور کا بسبب کمال رحمت اور شفقت کے تہا صحابہ پر اس تصور سے جو شدت الم فراق حضور سے اونکو پیش آنیوالا تہا اور اوسوقت فرمایا مرحبا ہو تم کو اور زندہ رکہی اللہ تمکو ساتہہ سلامتی کے جمع کرے تم کو اللہ رحم کرے تم کو اللہ نگاہ رکہی تم کو اللہ درست اور پورا کرے تم کو اللہ جگہہ دے تم کو اللہ سلامت رکہی تم کو اللہ رزق دے تم کو اللہ فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ یہ دعا اگرچہ بظاہر صحابہ کی جانب متوجہ ہے کہ حضور مین حاضر تہے لیکن حقیقت مین تمام امت کو شامل ہوگی اور تمام خطابات شرع کا یہی حکم ہے الغرض بعد دعا کے فرمایا رسول کریم نے وصیت کرتا ہون مین تم کو تقوی کی اور خدا سے ڈرنیکی اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہون اور اپنا خلیفہ کرتا ہون اور ڈراتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی عقاب سے اور مین اوسکی طرف سی ڈرانے والا ہون تم کو چاہیے علو اور عتو اور تکبر اللہ تعالے پر اوسکے بندون اور ملکونکے درمیان مین نکرنا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ یعنی اس دار آخرت کو کیا ہے

ہمنے ایسے لوگونکے واسطے کہ زمین مین اپنی بڑائی اور فساد نہین کرتے ہین اور عاقبت پرہیزگارون کیواسطے ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ یعنی تکبر کرنیوالونکی جگہہ جہنم میں ہے ابن مسعود کہتے ہین کہ ہم لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کب ہوگی فرمایا زمانہ فراق قریب پہنچا ہے اور وقت پھرنے کا جانب خدا اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت ماویٰ اور رفیق اعلیٰ کے قریب آتا ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ غسل آپ کو کون دے فرمایا مردان اہلبیت میرے اور وہ شخص جو مجھسے قرابت رکھتا ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ کس کپڑے کا آپ کو کفن دین فرمایا اس جامہ مین جو مین پہنے ہون اور اگر چاہنا جامۂ مصری یا حلّہ یمنی یا جامہ سفید کا کفن دینا پوچھا ہمنے یا رسول اللہ نماز آپ پر کون کون پڑھے اور ہم لوگ رونے لگے جناب سید عالم بھی رو دیے اور فرمایا صبر کرو اور گریہ و زاری نکرو رحمت کرے خداے تعالیٰ تم پر اور تمہارے گناہ بخشے اور جزاے خیر دے تم کو تمہارے رسول کیطرف سے جب مجھ کو نہلا کر کفن پہنانا میری قبر کے کنارہ اس گھر مین مجھ کو رکھدینا اور تھوڑی دیر کیواسطے باہر چلے جانا پہلے سب سے میرا دوست جبرئیل مجھ پر نماز پڑھیگا بعدہٗ میکائیل اوسکے بعد اسرافیل اوسکے بعد ملک الموت ایک بڑے گروہ ملائکہ کے ساتھہ اور ایک روایت مین ہے کہ اول میرا رب مجھ پر نماز پڑھے گا یعنی اپنی رحمت خاص بھیجیگا بعدہٗ جبرئیل وغیرہ بہ ترتیب مذکورہ بعد اوسکے تم لوگ گروہ گروہ آکر نماز پڑھنا اور مجھکو ایذا اندینا ساتھہ فریاد اور نوحہ کے اور چاہیے کہ ابتداے نماز مجھ پر مردان اہلبیت میرے کرین بعدہٗ زنان اہلبیت نماز پڑھین بعد اوسکے کل صحابہ اور جو میرے یار مجھسے غائب ہین اون کو سلام پہنچانا اور جو شخص میرے دین کی پیروی کرے اور میری سنت کی متابعت کرے اوسکو بھی میرے جانب سے سلام پہونچانا

صد سلام از ما بہر دم صبح و شام	بر تو ہم بر آل و اصحابت تمام
بس بود جاہ و احتشام مرا	یک علیک از تو صد سلام مرا

اور یہ مروی ہے کہ نبی کریم ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا جبرئیلؑ سے دورہ کرتے تھے سال وفات مین حضور نے دو مرتبہ پڑہا اور ہر سال رمضان شریف مین ایک عشرہ اعتکاف فرماتے تھے اوس سال رمضان مین دو عشرہ اعتکاف کیا اور نماز پڑہی حضور نے شہداء احد پر شہادت کی آٹھ برس بعد یعنی اونکی واسطے دعاے مغفرت کی بعدہ منبر شریف پر کھڑے ہوئے اور فرمایا مین تمہارا فرط ہون یعنی آگے چلنے والا تمہارا اور گواہ ہون تم پر اور تمہاری جاے وعدہ حوض کوثر ہے اور مین اوسکو دیکھتا ہون درحالیکہ یہان کھڑا ہون اور دی گئی ہین مجھکو کنجیان زمین کی یہ اشارہ ہے فتح بلاد کیطرف اسی واسطے بعد اسکی فرمایا مین اس امر سے نہین ڈرتا ہون کہ تم بعد میرے مشرک ہو جاؤگے لیکن اسبات سے ڈرتا ہون کہ تم کو دنیا کیطرف رغبت نہو جاوے اور ہلاک ہو اور فتنہ مین نہ پڑجاؤ اور اوسی سال آخر ماہ صفر مین سید عالم مامور ہوئے کہ اہل بقیع کیواسطے دعاے مغفرت کرین چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شب کو حضور میرے گھر مین تھے اور مین سوتی تہی جب بیدار ہوئی حضرت کو جامہ خواب مین نپایا مین بہی حضرت کے پیچھے باہر نکلی دیکہا مین نے کہ سید عالم بقیع مین تشریف لیگئے اور فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین تم ہمارے واسطے پیش رو ہو اور ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہین اے اللہ میرے نہ حرام کر ہم پر اونکا اجر اور نہ فتنہ مین ڈالنا ہم کو اونکی بعد اے اللہ میرے بخشدے اہل بقیع کو اور مویہبہ مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدہی رات کو مجہکو جگایا اور فرمایا کہ مجہکو حکم ہوا ہے کہ اہل بقیع پر جاؤن اور اونکی واسطے مغفرت مانگون اور مجہکو ہمراہ لیا اور اہل بقیع پر تشریف لیگئے اور بہت دیر تک کھڑے رہے اور دعائے مغفرت کی اور اسقدر اونکی واسطے دعا کی کہ مجہکو آرزو ہوئی کہ کاش مین بہی ان اہل قبور مین سے ہوتا تاکہ شرف اس دعا کا پاتا اور اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوارا ہون تم کو وہ

ف دعاے مغفرت فرمانا واسطے اہل بقیع اور شہداء احد کے

نعمتین جنمین تم ہو اور دور رہو اون فتنون سے جسمین لوگ ہین اور نجات دی ہے اور خلاص کیا ہے تم کو خدا نے اوس سے بتحقیق پیش ہین لوگون کو فتنے مثل شب تاریک کی ٹکڑون کے اور آخر اوسکا اول سے متصل ہے اور آخر اون فتنون کا بدتر ہے اول سے بعدہ راوی کہتے ہین کہ حضور نے مجھسے فرمایا اے موہبہ کنجیان دنیا کی خزانونکی میرے سامنے پیش کی گئین اور مجھکو اختیار دیا اسمین کہ چاہون دنیا مین ہمیشہ رہون اور بعد اوسکے جنت مین جاؤن اور چاہون لقاے خدا حاصل کرون اور بعدہ بہشت مین جاؤن مینے عرض کیا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ آپ خزائن دنیا اور اوسکی بقا کو اور بعدہ بہشت مین داخل ہونیکو اختیار کرین فرمایا نہین مینے اپنے رب کی لقا کو اور بہشت کو اختیار کر لیا اور جب حضور وہان سے پلٹے بیمار ہوئے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ ایک روز رسول کریم بقیع مین تشریف لائے اور فرمایا کاش دیکھتا مین اپنے بھائیونکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بھائی نہین ہین فرمایا تم میرے اصحاب ہو بھائی میرے وہ ہین جو بعد میرے آوینگے اور وہ پیدا نہین ہوئے ہین مین اونکا فرط ہون حوض پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ جو لوگ آپکے بعد آوینگے اور اونکو آپ نے نہین دیکھا ہے قیامت کے دن آپ اونکو کیونکر پہچانین گے فرمایا تم مین ایک شخص کے پاس سیاہ گھوڑے ہون اور دوسرے کے پاس ایسے گھوڑے ہون کہ ہاتھ پاؤن اور پیشانی اونکی سفید ہون تو وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچانین گے اور فرمایا اونہین گے میری امت کے لوگ قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر آثار وضو سے یعنی منور اور تابان ہونگے اونکے چہرے اور ہاتھ اور پاؤن اور ایک روایت مین ہے کہ ایک شبکو حضور مامور ہوئے کہ بقیع مین جاکر اہل بقیع کیواسطے دعائے مغفرت کرین حضرت تشریف لیگئے اور دعائے مغفرت کی اور پلٹ آئے اور استراحت فرمائی پھر حکم ہوا کہ بقیع مین جاکر اونکی واسطے استغفار کرو پھر

سید عالم وہان تشریف لیگئے اور دعا کی اور پلٹ آئے اور آرام فرمایا پھر حکم ہوا کہ جاؤ شہدا
احد کیواسطے دعائے مغفرت کرو حضور وہان تشریف لیگئے اور شہدائے احد کیواسطے دعا کی
اور جب وہان سے پلٹ کر دولت سرا پر تشریف لائے اور دعا اور وداع احیا اور اموات سے
فارغ ہوئے درد سر لاحق ہوا سوال کیا ہے علمانے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرزندونکو
جو نصائح فرمائے اور اونکے حق مین دعا کی اور کلمات وداع فرمائے اوسکا سبب ظاہر ہے
کہ حضور اس عالم سے پردہ کرتے تھے اموات کے وداع کرنے مین اور اونکے حق مین دعا کرنے مین کیا
حکمت تھی اسواسطے کہ وہ بھی عالم برزخ مین ہین اور حضور بھی اوسی عالم مین تشریف لیجاتے تھے
جواب اوسکا یہ دیا ہے کہ جیسا جنت مین مقام حضور اعلیٰ اور ارفع ہے کہ دوسرا اوس مقام پر
پہونچ نہین سکتا ہے اسی طرح عالم برزخ مین بھی مقام حضور کا اعلیٰ اور ارفع ہے کہ کسی کو
وہان رسائی ممکن نہین ہے اور نیز زمانہ وفات مین حضور کو استغراق خدا کی یاد مین غالب ہے
لہذا ایک نوع کا پردہ اموات سے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اسواسطے کمال کرم سے
اونکو بھی وداع کیا اور اونکے واسطے بھی دعائے مغفرت بکرات فرمائی اللھم صل وسلم وبارک
علیہ بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب سید عالم بقیع سے
تشریف لائے مجھکو درد سر تھا مین نے کہا وارأساہ حضرت سرور عالم نے فرمایا بل انا یا عایشۃ
وارأساہ یعنی بلکہ مجھکو درد سر لاحق ہوا ہے اور مین کہتا ہون وارأساہ اور حضور نے
میری تسلی کیواسطے بطریق مزاح کے فرمایا کیا تمہارا نقصان ہوگا اے عائشہ کہ میرے سامنے
تم اس عالم کو چھوڑو اور مین تمہارے سرہانے کھڑا ہون اور تمہارے کام مین مشغول ہون
اور تمہاری تجہیز اور تکفین کرون اور تم پر نماز پڑہون اور دفن کرون تم کو اور دعائے مغفرت کرون
تمہارے واسطے مجبوبہ نبی کریم کہتی ہین کہ مینے بھی ہنسی سے کہا مین گمان کرتی ہون کہ آپ

میرے مرنیکو دوست رکھتی ہین اگر مین مر جاؤنگی تو آپ اوسیدن آخر وقت مین میرے گھر مین
دوسری عورت کی ساتھہ عروسی کرین گے سید عالم ہنس دیے اور فرمایا تمہارا درد جاتا رہیگا
لیکن یہ درد سر جو مجھہ کو ہے اسکا جانا مشکل ہے اور یہ اشارہ تھا کہ یہ درد سر مرض وفات ہے
اور سید عالم نے فرمایا مینی چاہا تھا کہ کسی کو ابوبکر اور عبد الرحمن اونکے پسر کے پاس بھیجون تاکہ وہ
آوین اور اونسے عہد کرون عہد خلافت تاکہ نہ کہین کہنے والے اور آرزو نکرین آرزو کرنیوالی
یعنی کوئی دوسرا سواے ابوبکر کے آرزو اور دعوی خلافت نکرے پھر مینے کہا یعنی اپنے دل مین
ابا کرتا ہے خدا اور مومین اس سے یعنی دوسرے کے دعوی خلافت سے اور ابتداے مرض
جناب سید عالم کو حضرت میمونہ خاتون کے گھر مین ہوا۔ اور جب مرض حضور کا سخت ہو گیا
سب ازواج مطہرات جمع ہوئین آپ نے فرمایا مکرر کہ کل مین کہان رہونگا مراد یہ تھی کہ ازواج
مطہرات اجازت دین کہ حضور حضرت عائشہ صدیقہ کے مکان مین قیام فرمائین اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ تصریح ازواج سے فرمایا کہ مجھہ سے
نہین ہو سکتا ہے اس مرض مین کہ مین تمہارے سب کے گھرون مین پھرون اور رعایت
تقسیم کی ادا کرون اگر تم سب اجازت دو تو مین عائشہ رض کے گھر مین رہون اور تم سب وہان
میری تیمارداری کرو سب بی بیان راضی ہوگئین کہ حضور حضرت عائشہ رض کے گھر مین رہین
پس جناب سید عالم حضرت میمونہ خاتون کے گھر سے باہر نکلے دونون ہاتھہ اہلبیت کی گردن پر
رکھے ہوئے اس صورت سے کہ پاے مبارک زمین پر خط کھینچتے تھے یعنی پاے مبارک نہ رکھہ سکتے
تھے اور سر اقدس ایک کپڑے سے بندھا ہوا تھا الغرض اوٹھا کر حضور کو حضرت صدیقہ کے گھر مین
لائے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو آرزو ہے کہ حضور
کی تیمارداری مین کرون اور شرائط خدمت بجا لاؤن فرمایا اے ابوبکر اگر مین سواے اہلبیت کے

دوسرے سے تیمارداری کراؤن تو مصیبت اونکی زیادہ ہوجاوے لیکن تمہی جو نیت کی اجر تمہارا
اللہ تعالےٰ پر ثابت ہوگیا بعدہٗ مرض جناب سید عالم زیادہ تر سخت ہوا چنانچہ منقول ہے
کہ نبی کریم بستر شریف پر کروٹین لیتے تھے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر بی بی عایشہ رضہ فرماتی
ہین مینے عرض کیا یارسول اللہ اگر ہم سے کوئی ایسا کرے تو آپ ناخوش ہوتے ہین فرمایا
حضور نے اے عایشہ رضہ مرض میرا بہت سخت ہے اور اللہ تعالےٰ انبیا اور صالحین پر بلا بہت
سخت تر بھیجتا ہے اور جس مومن پر بلا اور ایذا بھیجتا ہے یہان تک کہ اگر کانٹا اوسکے پیر مین چبھتا ہے
اللہ تعالےٰ اوسکی عوض مین اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اور خطا اوسکی معاف کرتا ہی اور فرمایا نبی کریم
نے قسم ہے اوس خدا کی کہ نفس میرا اوسکی دست قدرت مین ہے کوئی شخص زمین پر نہوئے
کہ ایذا مرض سے یا غیر مرض سے اوسکو پہونچی لیکن یہ کہ جھڑجاوین گناہ اوسکے جیسے جھڑ جاتی ہین
پتے درختون سے خزان مین اور حضرت صدیقہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ نہین دیکھا
مینے کسی کو کہ مرض اوسکا سخت تر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض سے یہ بھی دلیل
حضور کے افضل ہونیکی ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے
کہا آیا مین حضور کی خدمت مین آپ قطیفہ مین جسم مبارک کو چھپائے تھے قطیفہ کہتے ہین اوس
کپڑے کو جسمین بہت سے کپڑو نکے ٹکڑے سیئے ہوئے ہون پاتا تھا مین حرارت تپ کی اوس
کپڑے کے اوپر سے اور میرے ہاتھ سے تحمل نہو سکا کہ حضور کے جسم مبارک کو مس کرون پس
مین متعجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی بلا انبیا سے سخت تر نہین ہے
اور جس طرح اونکی بلا سب سے مضاعف ہی اوسی طرح اونکا آجر بھی سب سے مضاعف ہی اور یہ سنت
جاری ہے کہ بعض انبیا کو اوسنے فقر مین مبتلا کیا یہان تک کہ سوائے ایک ملبوس کی اون کو
میسر نتھا رات دن وہی پہنے رہتے تھے حضور کے فعل اور قول نے تعلیم کردیا کہ تکالیف دنیا نعمت

خدا ہے کہ اپنے بندگان خاص کو عنایت کرتا ہے اور وہ سبب ہی حصول درجات آخرت کا اللھم
صل وسلم وبارک علیہ اور مروی ہے کہ روز پنجشنبہ کے جب سخت ہوا مرض حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا منظور ہوا حضور کو کہ تحریر کر دین ایک عہد نامہ پس فرمایا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
لاؤ تم شانہ یا تختہ کہ لکھدون ابوبکر کو ایک کتاب کہ اختلاف نہو اوسمین جب ارادہ کیا عبدالرحمٰن رضی
نے کہ جاکر لاوین فرمایا حضرت نے ابا رکھتا ہے اللہ تعالے اور مومنین کہ اختلاف کرین
ابوبکر رض کی نسبت مین یہ دلیل ہے حضرت صدیق رض کی خلافت پر صریح اور واقعی مین حضور نے
جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ کسی نے صحابہ اور اہلبیت سے اونکی بارہ مین اختلاف نہین کیا
اور نیز کتب صحاح مین مروی ہے کہ جب اشتداد مرض سید عالم پر زیادہ ہوا اوسوقت صحابہ
حجرہ شریف مین مجتمع تہے فرمایا حضور نے کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت مین ہی کہ شانہ
میرے واسطے لاؤ تاکہ تمہارے واسطے ایک وصیت لکھدون کہ بعد میرے ہرگز گمراہ نہو
پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا کہ جو کچھ ارشاد ہوا بجا لانا چاہیے دوات اور صحیفہ
لانا چاہیے تاکہ جو کچھ حضور کو منظور ہو لکھدین اور بعض نے کہا کہ مناسب نہین ہی کہ سرور عالم کو
اسوقت مین کتابت مین مشغول کرین اسواسطے کہ وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
تنگ ہے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بہی دوسرے گروہ سے تہے اونہون نے کہا
کہ دردوالم حضرت سرور عالم پر غالب ہے اور قرآن شریف ہمارے پاس ہے اور ہم کو
کافی ہے اور باہم ہر دو گروہ مین گفتگو ہونے لگی اور آوازین بلند ہوئین حضرت سید عالم نے
فرمایا میرے آگے سے اوٹھ جاؤ کہ منازعت اور آواز بلند کرنا رسول کے حضور مین مناسب
نہین ہے اور تین[۳] وصیتین کین اول[۱] یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا دوسری[۲] یہ کہ
جماعت عرب کی قاصدونکی جو تمہارے پاس آوے اونکو جائزہ اور صلہ دینا جیسا کہ مین

دیتا ہون اور تیسری وصیت واللہ اعلم راوی کو بھول گئی یا کسی مصلحت سے نہین لکھی حدیث
مین اسیقدر مروی ہے بعض لوگ اس روایت سے یہ شبہہ پیدا کرتے ہین کہ حضرت کو جناب
ولایتمآب سیدنا علی مرتضی کا خلیفہ کرنا منظور تھا یہ قیاس یہان صحیح نہین آتا کیونکہ
حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے جو اس امر پر دلالت کرے بلکہ روایت اول کو اسی
روایت کے ساتھہ جمع کرنے سے البتہ ایک مضمون خلافت حضرت صدیق رض کا ظاہر
ہوتا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ یہ ارشاد حضور کا امر ایجابی نتھا کوئی وحی اس بارہ مین نازل نہوئی تھی
ورنہ جناب سید عالم بفحوائے آیہ کریمہ یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ عَلَیْكَ ضرور اوسکو لکھوا دیتے
بلکہ حضور فقط ہماری اصلاح کے واسطے اپنے کرم سے اوسوقت کچھہ وصیت فرمانا چاہتے تھے جب
حضرت فاروق نے کہ حیات نبی کریم مین وزیر جناب رسالت تھے اور حالت صحت مین جو امر
اصلاح کا ہوتا تھا حضور کیخدمت مین عرض کردیا کرتے تھے اور نبی کریم اونکی رائے کو پسند کرتے تھے
یہ عرض کیا کہ کتاب اللہ ہم کو کافی ہے حضور سمجھہ گئے کہ جب یہ کتاب اللہ پر قائم ہین اور دین مین
راسخ ہین تو اب ضرورت اور نصیحت کی نہین ہے اسواسطے کہ کتاب اللہ مین سب کچھہ
موجود ہے اور چونکہ اوسوقت توجہہ حضور کو جانب رفیق اعلی کی تھی بلند ہونا آواز کا ناپسند ہوا
لہذا حکم دیا کہ اوٹھہ جاؤ نہ بسبب ناراضی کے کیونکہ رضامندی حضور کی گروہ صحابہ سے حضرت
سید عالم کے اقوال سے جو زمانہ وفات شریف تک اونکی نسبت مین فرمائے ہین بخوبی ثابت
ہوتی ہے اور مروی ہے کہ نبی کریم نے زمانہ مرض مین صدیق اکبر کو حکم دیا کہ امامت کرین
اور لوگون کو نماز پڑھاوین چنانچہ حضرت صدیق نے امامت کی ایک روایت مین ہے
تین روز اور ایک روایت مین ہے کہ سترہ نمازون مین اور کیفیت اوسکی یہ مروی ہے
کہ حضرت بلال نے اذان کہی ایام مرض مین جناب سید عالم نے عبداللہ ابن زمعہ سے فرمایا

باہر جاکر ابوبکر سے کہدو کہ نماز پڑہین لوگون کے ساتھہ پس نکلے عبد اللہ ابن زمعہ پایا حضرت
عمر کو دروازہ پر ایک جماعت مین کہ ابوبکر اونمین نہ تہے پس کہا اونہون نے حضرت فاروق
سے کہ نماز پڑہو لوگونکے ساتھہ یعنی امامت کرو جب تکبیر کہی حضرت فاروق نے اور تہی
آواز اونکی بہت بلند حضور نے اونکی آواز سنی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابا کرتا
اللہ اور مومنین غیر ابوبکر سے اور اس کلمات کو تین بار فرمایا حضرت فاروق نے عبد اللہ سے کہا
کہ تمنے یہ برا کام کیا مین یہ سمجہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے فرمایا کہ مجہہ کو حکم دو عبد اللہ نے
کہا نہین قسم ہے خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے حکم نہین فرمایا کہ مین کسیکو
حکم دون اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت بلال نے اذان کہی اور آستانہ نبوت پر حاضر
ہوئے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا ارشاد ہوا ابوبکر سے کہدے کہ وہ نماز پڑہاوے پس نکلے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہاتہہ سے سر پیٹتے ہوئے اور روتے ہوے کہ ہاے امید قطع ہوئی
اور پیٹہہ ٹوٹ گئی کاش میری ماں مجہہ کو نہ جنتی اور اگر جنا تہا تو قبل آجکے دن کے مین مر جاتا اور
نہ دیکہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین پس داخل ہوے حضرت بلال مسجد کے
دروازہ مین اور کہا اے ابوبکر رسول اللہ حکم فرماتے ہین کہ آگے جاؤ اور نماز پڑہاو لوگونکے ساتھہ
صدیق اکبر نے جب مسجد کو جناب سید عالم سے خالی دیکہا چونکہ نہایت نرم دل اور اندوہگین تہے
اپنے کو سنبہال نسکے بیہوش ہوکر گر پڑے اور خاک پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے

در نماز خم ابروئے توام یاد آمد	حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

صحابہ یہ حال دیکہہ کر فریاد وزاری کرنے لگے آواز صحابہ سمع شریف مین پہنچی حضور نے فرمایا
اے فاطمہ یہ آواز گریہ کیسی ہے جو آتی ہے سیدہ نے عرض کیا یہ مسلمانونکی رونیکی آواز ہے
چونکہ حضور کو مسجد مین نہین دیکہا اسواسطے روتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون پر تکیہ کر کے باہر تشریف
لائے مسجد مین اور نماز پڑہی اور فرمایا اے گروہ اسلام تم اللہ کی پناہ اور حفظ مین ہو اور اللہ
تعالیٰ میرا خلیفہ ہے تمہارے اوپر تقویٰ کرنا اور خدا سے ڈرتے رہنا مین دنیا سے مفارقت
کرتا ہون اور اوسکو چہوڑتا ہون اور مروی ہے حضرت صدیقہؓ سے فرمایا اونہون نے کہ گران ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بسبب شدت مرض کے مسجد مین نجاسکے وقت تہا
نماز عشا کا اور صحابہ منتظر تہے حضور کے پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا لوگ نماز
پڑہ چکے ہین مینے عرض کیا نہین حضور کا انتظار کر رہے ہین فرمایا پانی میرے واسطے محضب مین
رکہو تعمیل حکم کی گئی حضور نے وہ پانی اپنے اوپر ڈالا اور جسم مبارک کو دہویا اور قصد کیا اوٹہنے کا
بیہوش ہوگئے بعد ایک زمانہ کے ہوش آیا اور پوچہا کہ لوگون نے نماز پڑہ لی مینے عرض کیا حضور
کے منتظر ہین پہر حضور نے اوسی طرح پانی جسم مبارک پر ڈالا اور قصد اوٹہنے کا کیا اور بیہوش ہوگئے
تین مرتبہ اسی طرح اوٹہے اور غسل فرمایا بیہوش ہوئے تیسری مرتبہ جب ہوش آیا حضرت صدیق
کے پاس آدمی بہیجا کہ نماز پڑہا دین جب پیغامبر آنحضرت نے پیغام حضور کا صدیق اکبر کو پہونچایا
حضرت صدیقؓ نہایت رقیق القلب تہے آپنے حضرت فاروق سے کہا کہ تم نماز پڑہا دو حضرت
فاروق نے کہا تم اس کام کے واسطے مجہسے احق ہو صدیق اکبر نے لوگونکے ساتھہ نماز پڑہی مروی ہے
کہ صدیق اکبر نماز پڑہا رہے تہے کہ حضور کو کچھہ مرض مین تخفیف ہوئی سید عالم دو شخصونکے درمیان مین
کہ انہین سے ایک حضرت عباسؓ تہے باہر تشریف لائے اور صدیق اکبر کے پہلو مین بیٹہے صدیق اکبر نے
جب سرور عالم کو دیکھا ارادہ کیا کہ پیچہے ہٹین حضور نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور حضور نے بیٹہے
بیٹہے نماز پڑہی صدیق حضور کے مقتدی تہے اور سب لوگ صدیق اکبر کے مقتدی تہے یعنی صدیق
اکبر تکبیر کے ذریعہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال پر واقف ہوتے تہے اور اوس کی

موافق ارکان نماز ادا کرتے تہے اور بعض نے کہا ہے کہ صدیق اکبر امام تہے چنانچہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ جناب سید عالم نے اپنی امت مین سے کسی کے پیچھے نماز نہین پڑہی مگر ابوبکر کے پیچھے ایک بار اور عبد الرحمن ابن عوف کے پیچھے ایک بار سفر مین ایک رکعت فرمایا محدثین نے کہ حضرت سید عالم کا صدیق اکبر کو اس مبالغہ کے ساتھہ امام کرنا دلیل واضح ہے خلافت صدیق اکبر پر چنانچہ مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی نے فرمایا حضرت صدیق سے کہ مقدم کیا تم کو رسول اللہ نے پس کون ہے کہ تم کو پیچھے کرے اور مروی ہے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا اونہون نے کہ فرمایا سیدنا علی مرتضی نے کہ آگے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ نماز پڑہاوے اور مین حاضر تہا غائب نہ تہا اور صحیح تہا کوئی مرض نہ تہا اور اگر چاہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجکو مقدم کرتے یعنی کوئی شے مانع آپ کو نہ تہی پس راضی ہوا اپنی دنیا کیواسطے یعنی امارت اور خلافت کیواسطے کہ انتظام دنیا اوس سے متعلق ہے ساتھہ ایسے شخص کے کہ راضی ہوا اللہ اور اوسکا رسول ہمارے دین کیواسطے یعنی امامت نماز کے لیے کہ محبر دین ہے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ صحت کو پونہچا ہے کہ دوشنبہ کے دن کہ حضور کی عمر شریف کا آخر روز تہا صدیق اکبر مسلمانون کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے کہ جناب سید عالم دو شخصون پر تکیہ کیے ہوئے حجرۂ مبارک کے دروازہ تک تشریف لائے اور پردہ حجرہ کا اوٹھایا اور یارونکو دیکھا اور اونکی نماز کی صفون کو ملاحظہ فرمایا خوش ہوئے اور تبسم کیا صدیق اکبر نے چاہا کہ صف سے پیچھے ہٹ اوین اس خیال سے کہ حضور تشریف لاتے ہین تاکہ نماز پڑہین حضور نے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ نماز کو پورا کرو اور پردہ حجرہ شریف کا ڈال دیا اور اوسی دن وفات فرمائی اور وفات شریف سے پانچ روز پیشتر فرمایا حضور نے آگاہ ہو کہ تمسے پہلا ایک جماعت تہی کہ اپنے انبیا اور صلحا کی قبرون کو مسجد بناتے تہے یعنی اونکو سجدہ کرتے تہے تم کو لازم ہے

کہ ایسا نکرنا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی خدا نے یہود اور نصارا کو کہ بنایا
اونہون نے اپنے انبیا کی قبرونکو مساجد اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے اے
اللہ میری قبر کو بعد میرے بت نکرنا سخت ہو جیو غضب خدا کا اوس قوم پر کہ بنایا اپنے انبیا کی
قبرونکو اونہون نے مساجد مین تمکو اوسکی ممانعت کرتا ہون ان احادیث سے صاف ظاہر ہے
کہ قبور کو سجدہ کرنا خواہ سجدہ تعبدی ہو خواہ سجدہ تعظیمی ہو دونون ممنوع اور سبب ملعونیت ہین
اور روایت ہے سہیل بن سعد سے کہا اونہون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس سات دینار اور وہ رکھوا دیے تھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جب مریض ہوئے
حضرت فرمایا ام المومنین سے کہ بھیجدو اونکو کہ خرچ کرین اور بیہوش ہو گئے اور بی بی عائشہ
چونکہ حضور کی خدمت گذاری مین متوجہ تھین اس وجہ سے اونسے تعمیل اس حکم کی نہ ہوئی
یہان تک کہ تین بار حضرت سرور عالم نے اونسے حکم دیا اور ہر بار بعد حکم کے بیہوش ہو گئے اور
حضرت صدیقہ کو خدمت گذاری سے تعمیل حکم کی نوبت نہ آئی بعدہ بھیجدیا اونکو سیدنا علی
مرتضی کے پاس اور خیرات کر دیا اونکو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے درحالیکہ حضرت صدیقہ کے سینہ مبارک پر تکیہ کیے ہوئے تھے کہا اے عائشہ کیا ہوا
سونا عرض کیا اونہون نے میرے پاس ہے فرمایا خیرات کر دو اوسکو اور بیہوش ہو گئے جب
ہوش آیا پوچھا خیرات کیا اوسکو عرض کیا اونہون نے نہین کیا پس منگایا اوسکو اور اون
دینارون کو دست مبارک مین رکھا اور فرمایا کیا ہے گمان محمد کا اپنے پروردگار کے ساتھ
اگر اوس سے ملاقات کرے اور یہ دینار اوسکے پاس ہون اور مروی ہے کہ جب شام ہوئی
روز دوشنبہ کی حضرت ام المومنین نے ایک بی بی انصاریہ کے پاس کہ اونکی دوست
تھین چراغ بھیجا کہ تمہارے گھر مین تیل ہو تو تھوڑا اسمین دیدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو حالت نزاع ہی خیال کرنا چاہیے کہ اوسی وقت سات دینار خیرات کیے اور گھر مین تیل تک جلانیکو نہ تھا
یہ تعلیم تھی نبی کریم کی امت کو کہ دنیا مین اس طرح بسر کرنا چاہیے اور مروی ہے کہ ایام مرض مین ایک
دن حضور کو کچھ خفت حاصل ہوئی آپ باہر تشریف لائے اور لوگونکے ساتھ نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا
اور فرمایا انصار میرے جامہ دان ہین اور ایک روایت مین ہے کہ میری کرش اور جامہ دان ہین یعنی میرے
خاص لوگ ہین اور میرے محل راز ہین اور فرمایا مینے اونکی طرف ہجرت کی اونھون نے مجھکو جگہہ
دی اور میرے ساتھ نصرت اور محبت اور اخلاص اور دوستی اور مواسات کی قسم ہے اوس خدا کی
کہ نفس میرا اوسکے دست قدرت مین ہے مین دوست رکھتا ہون اونکو اور مروی ہے کہ جب انصار نے دیکھا
کہ حضور کا مرض روز بروز زیادہ ہوتا ہے اونکو اپنے گھرونمین صبر اور آرام نہ تھا اسیمہ مسجد شریف کے
گرد پھرتے تھے اور کہتے تھے ہم ڈرتے ہین کہ سرور عالم دنیا سے نقل کرین اور بعد حضور کے ہمارا کیا حال ہو
بعض مردان اہلبیت نے حال اونکا خدمت بابرکت مین عرض کیا سید عالم اوٹھے اور ایک ہاتھ
سیدنا علی مرتضی کے کندھے پر اور ایک ہاتھ فضل بن عباس کے کندھے پر رکھا پائے مبارک زمین پر
گھسیٹتے تھے اور حضرت عباس آگے آگے حضور کے چلتے تھے یہانتک کہ مسجد شریف مین پونھچے اور منبر پر تشریف
لے گئے اول زینہ پر جلوس فرمایا اور عصابہ سر مبارک پر باندھا لوگ سب جمع ہوئے خدمت شریف مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حمد و ثنای الہی جلشانہ کے فرمایا ای گروہ مردم مینے سنا کہ تم میری
موت سے ڈرتے ہو گویا منکر موت ہو اور کسو حبیب ہی پیغمبر کی موت کا انکار کرتے ہو کیا تمکو خبر نہین دی ہی
میری موت سے اور تمہاری موت سے فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَاِنَّهُم مَیِّتُونَ اور ارشاد کیا کوئی
پیغمبر اپنی قوم امت مین ہمیشہ نہین رہا ہے تو مین تم مین ہمیشہ رہون جانو تم اور آگاہ ہو کہ ہمکو اور تمکو سبکو
خدا کی طرف جانا ہے وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ مہاجرین اولین کے ساتھ نیکی کرنا اور وصیت
کرتا ہون مین مہاجرین کو کہ آپسمین ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرین اور سورۂ والعصر پوری پڑھی

اور فرمایا جاری ہونا امور کا خدا کے حکم سے ہے تم کو چاہیے کہ کسی امر کے ظہور مین جلدی نکرنا اسواسطے
کہ اللہ تعالی کسی کی جلدی کیواسطے تعجیل نہین کرتا ہے اور جو شخص اسکا درپے ہو کہ خدا کی حکم پر
غالب ہو جاوٴن وہ مغلوب ہوتا ہی اور جو چاہتا ہی کہ خدا کی ساتھہ خدعہ کرے وہ خراب ہوتا ہی
اور یہ آیہ کریمہ پڑہی فَهَلْ عَسَيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اور وصیت
کرتا ہون مین تمکو انصار کی نسبت مین اور فرمایا ای انصار بعد میرے ایک جماعت کو تم پر اختیار کرینگے
اور تم پر ترجیح دینگے انصار نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونکے ساتھہ کیا کرین فرمایا صبر
کرنا یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچو ان نصائح مین حضور نے اشارہ کیا ہی اون مفاسد
کے طرف جو بعد حضور کے امرای بنی امیہ اور مروانیہ اور عباسیہ وغیرہ سے وقوع مین آنیوالے تہی اور بعد
ختم خلافت راشدہ کی واقع ہوئے بعد اوسکے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
قریش کے حق مین بہی لوگونکو وصیت کیجیے فرمایا وصیت کرتا ہون ساتھہ اس امر کے یعنی خلافت
قریش ہی کا حق ہے اور ارشاد کیا الائمة من القریش امامت قریش کو ہے اور دوسرے لوگ
اونکے سپرد ہین نیک لوگ قریش کی نیکونکی تابع ہین اور بدکار لوگ قریش کے بدکارونکی تابع ہین اے
قریش قبول کرو میری وصیت کو لوگونکے حق مین ساتھہ نیکی کے اور اونکے ساتھہ نیکی کرنا اے گروہ مردم
یہ تحقیق گناہ کے سبب سے نعمتین متغیر ہوتی ہین اور قسمتین بدل جاتی ہین جب لوگ نیک ہوتے
ہین حاکم اور والی اونکے اونسے نیکی کرتے ہین اور جب لوگ بدکار ہوجاتے ہین حاکم اونسے بدی کرتے ہین
اللہ تعالے نے فرمایا ہی وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظَّالِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اور فضل ابن سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ ایام مرض مین ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھہ پکڑ کر باہر تشریف لائی اور منبر شریف پر جلوہ افروز ہوی اور عصابہ
سر مبارک پر باندہے تہے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا کہ لوگون کو ندا کر دو تاکہ سب جمع ہون

مین چاہتا ہون کہ وصیت کرون اور کہدو لوگونسے کہ یہ آخر وصیت ہے رسول خدا کی تم کو حضرت بلال
نے تعمیل حکم کی اور مدینہ منورہ کے راستون مین منادی کردی یعنی پکار کر کہدیا کہ نبی آخر الزمان
کی وصیت آخر ہے سب لوگ چلو اور سنلو سب چھوٹے بڑے یہ ندا سنکر بسبب اضطراب کے
گھرون دوکانین کھلی ہوئی چھوڑ کر مسجد شریف مین جمع ہوئے یہانتک کہ باکرہ لڑکیان گھرونسے
نکل آئین اور اسقدر لوگ جمع ہوے کہ مسجد مین اونکی گنجایش نہ تھی فرمایا وسعت دیدو
اونکو جو تمہارے پیچھے ہین بعد اوسکے خطبہ نہایت بلیغ اور طولانی پڑہا اور احکام شریعت اور نصائح اور
آداب جو کچھہ مناسب وقت تھا تعلیم کیا اور فرمایا ای لوگون اب وقت تمسے جدا ہونیکا قریب آگیا
جس شخص کا مجھپر کوئی حق ہو آج اوسکو مجھسے پورا کرلے اگر مینے کسیکو مارا ہو یا برا کہا ہو یا اوسکے حق مین
کچھہ قصور کیا ہو مجھسے قصاص لے لے اور اسکا خیال نکرے کہ اگر وہ مجھسے قصاص لیگا تو مین اوس سے
عداوت کرونگا آگاہ ہو کہ میری طبیعت ایسی نہین ہے اور مین اس سے دور ہون مجھکو تم مین سے
زیادہ تر دوست وہ ہے کہ اگر اوسکا کچھہ حق مجھپر ہو یا اوسکو ادا کرلے یا معاف کردے تاکہ اپنے اللہ کے ساتھہ پاک
اور صاف ہو کر ملون اور مین یہ گمان کرتا ہون کہ ایک مرتبہ کا کہنا میرا کافی نہین ہے یعنی اسکو مکرر کہونگا
تاکہ جسکا حق مجھپر ہو اوسکو پورا کرلے حضرت فضل کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماکر
منبر پر سے اوترے اور نماز ظہر حضور نے پڑہی اور پھر منبر پر تشریف لیگئے اور اوسی کلام کو اعادہ کیا
ایک شخص اوٹھہ کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے تین درم آپ پر ہین فرمایا مین کسی شخص کی تکذیب
نہین کرتا ہون اور قسم نہین دیتا ہون لیکن یہ کہو یہ تین درم مجھپر کیونکر ہین اوس نے کہا یا رسول اللہ
ایک دن ایک مسکین آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپنے مجھسے فرمایا تھا کہ تین درم اسکو دیدو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فضل تین درم اسکو دیدو اور فرمایا اے لوگون جس
شخص پر کسی کا حق ہو آجکے دن چاہیے اوسکو ادا کردے اور یہ نہ دل مین کہے کہ مین فضیحت سے

ڈرتا ہون آگاہ ہو کہ فضیحت دنیا کی آخرت کی فضیحت سے آسان ہے ایک شخص اوٹھا
اور کہا یا رسول اللہ تین درم مین نے مال غنیمت سے خیانت کیے ہین اوسکا گناہ میری
گردن پر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون خیانت کی تہی اونہون نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اوسکی حاجت تہی ارشاد کیا اے فضل تین درم اس سے لے لے پھر
ارشاد کیا اے لوگون اگر کسی شخص مین ایسی کوئی صفت ہے کہ اوسکی وجہ سے فعل بد
اوس سے وقوع مین آتا ہے چاہیے کہ اوٹھہ کھڑا ہو تاکہ مین دعا کرون ایک شخص اوٹھہ کھڑا
ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین بڑا جھوٹ بولنے والا اور فحش بکنے والا اور بہت سونیوالا
ہون حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اسکو صدق عنایت کر
اور جب یہ جاگنا چاہے نیند کو اوس سے دفع کر پھر دوسرا شخص اوٹھا اور کہا یا رسول اللہ
مین جھوٹا اور منافق ہون کوئی بدی ایسی نہین ہے جو مجھہ سے نہوئی ہو حضرت سیدنا
فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اے شخص تو نے اپنے کو فضیحت کیا سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی فضیحت آخرت کی فضیحت سے آسان ہے اور دعا کی اوسکے
حق مین اے اللہ اسکو صدق اور راستی اور ایمان عنایت اور اسکو دل کو بدی سے دور رکھہ
اور نیکی کیطرف مائل کر بعد اوسکے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کوئی بات کہی نبی کریم ہنس
دیے اور فرمایا عمر میرے ساتھہ ہے اور مین عمر کے ساتھہ ہون اور حق عمر کے ساتھہ ہے
جہان ہو اور ایسی ہی وعظ اور نصیحت فرما کر دولت سرا مین تشریف لیگئے اور ایسی نصائح
حضور نے کل مجلس کو فرمائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود مین میرے سینہ سے تکیہ
لگائے تہے کہ ناگاہ عبد الرحمن ابی بکر آئی اور اونکے ہاتھہ مین ایک تر مسواک تہی حضرت سرور عالم نے

اوس مسواک کی طرف خوب غور سی دیکھا مین سمجھہ گئے کہ حضور مسواک کرنا چاہتی ہین آپکو
مسواک کی حاجت ہی مینی عرض کیا کہ یہ مسواک آپ کی واسطے لون حضرت سرور عالم نی
سر مبارک سی اشارہ کیا کہ ہان لے لو پس مینی اوسکو لے لیا اور چبایا اور نرم کیا بعد اوسکی
سید عالم کو دیا آپ نی مسواک خوب کی جسطرح مسواک کرتے تہی اوس سی اچھی طرح سی پہر مجھکو
دیدی اور دست مبارک گر پڑا یا مسواک ہاتہہ سی چھوٹ پڑی پس جمع کیا اللہ تعالیٰ نی
میرے لعاب کو آنحضرت کی لعاب مبارک کی ساتھہ دنیا کے آخر اور آخرت کے اول روز مین
اور صاحب مواہب نی اوس حدیث سی جسکو عقیلی نے تخریج کیا ہے نقل کیا ہے کہ حضرت سید عالم
نے حضرت عایشہ صدیقہ سی فرمایا کہ میرے واسطے ایک تر مسواک لا کر چباؤ اور بعدہ مجھکو دو
تم مین چباؤن تاکہ ملجاوے لعاب تمہارا میرے لعاب سی اور آسان ہو مجھہ پر موت اور حضرت
عایشہ سی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق آسان کی گئی مجھہ پر
موت اسواسطے کہ دیکھا مینی بیاض کفدست عایشہ کو جنت مین اور دوسری حدیث مین
ابن سعد وغیرہ سے مرسلاً وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دیکھا مینی
اوسکو بہشت مین یہان تک کہ آسان ہوگئی مجھہ کو موت اوسکی سبب سی گویا دیکھتا ہون
عایشہ کی دونون کفدست کو ان روایات سی ظاہر ہے کہ حضرت سید عالم کو بی بی عایشہ صدیقہ کے
ساتھہ کس درجہ محبت تہی بغیر اونکی حضرت سرور عالم کو تسکین نہو سکتی تہی لہذا خدا یتعالیٰ جلشانہٗ
نے اپنے حبیب کی تسکین خاطر کیواسطے اپنی قدرت سی متمثل کیا حضرت صدیقہ کو حضرتکیواسطے
جنت مین اور یہ سنت الٰہی قدیم سے جاری ہے کہ خاصان خدا کو جس شی سے محبت دنیا مین ہوجاتی
ہے اللہ تعالیٰ وقت وفات کی وہ شے اونکو جنت مین دکہا دیتا ہے کہ اس عالم کا چھوڑنا اونکو
اچھا معلوم ہو اور چونکہ اعلیٰ درجہ کی محبت اونکو اللہ تعالے کے ساتھہ ہوتی ہے لہذا اپنی لقاکی

بھی مشرف کرتا ہے چنانچہ صاحب مواہب نے اسی بارہ مین امام حسن بصری سے نقل کیا ہے
کہ اونہون نے فرمایا ہے چونکہ موت بحکم طبیعت مکروہ ہوتی ہے آسان کردیا ہے اللہ تعالی نے
اوسکو انبیا اور اپنے دوستون پر ساتھہ اپنی لقا کے اور ساتھہ ہر ایک چیز کے جس کو دوست
رکھتے ہین اور اوسمین سے کوئی شخص مرتا ہی نہین ہے جب تک کہ موت کا مشتاق اور محب
نہین ہوتا ہے بسبب حاصل ہوجانے اپنی پسندیدہ اور مرغوب شی کے تمم کلامہ یہی سبب تہا
کہ قریب زمانہ وصال کے اللہ تعالے نے اول متمثل کیا حضرت صدیقہ کو جنت مین اپنی حبیب کے
تسکین کیواسطے اور ظاہر کیا اوسکو نبی کریم نے حضرت صدیقہ کے اظہار فضل کے لیے اور پھر
تجلیات خاص اپنی سید عالم پر فرمائین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اصلی تہا
اور دستور ہے کہ محب کو لقائے محبوب سے سیری نہین ہوتی ہے بلکہ جسقدر قریب ہوتا جاتا ہے
آتش شوق اوسکی بھڑکتی جاتی ہے اسیوجہ سے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وقت سکرات کے
دعا کرتے تھے ملادے مجہکو رفیق اعلی سے یعنی اپنی سے اور یہی آخر کلام تہا حضور کا دنیا مین اور
مروی ہے کہ اللہ تعالے نے ایام مرض مین وصال شریف سے تین روز پیشتر حضور کے اظہار
عظمت اور فضل کیواسطے جبرئیل علیہ السلام کو برابر ہر روز مزاج پرسی کو بہیجا چنانچہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس مرض وفات مین اور کہا اللہ تعالے سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ کیا حال ہے آپکا
اور مزاج کی کیا کیفیت ہے حضور نے فرمایا اے امین اللہ اپنے کو دردناک پاتا ہون اور بعض
روایت مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل اپنے تئین
مغموم اور اندوہگین پاتا ہون اوسکے دوسرے روز پھر جبرئیل آئے اور اوسی طرح مزاج
پرسی کی اور حضور نے بھی ویسا ہی جواب دیا تیسرے روز پھر جبرئیل علیہ السلام آئے

اونکے ساتھہ ملک الموت تھے اور ایک اور فرشتہ اسمعیل نام کہ ستر ہزار فرشتون پر اور ایک روایت مین
ہے کہ لاکھہ فرشتون پر حاکم ہے اور ہر ایک اون فرشتون سے ستر ہزار یا لاکھہ فرشتون پر حاکم ہے
اور کہا جبرئیل ؑ نے یارسول اللہ اللہ تعالٰے آپ کو سلام فرماتا ہے اور پوچھتا ہی مزاج کیسا ہے
فرمایا حضور نے دردناک پاتا ہون اور پوچھا سید عالم نے کہ تمہارے ساتھہ یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا ملک الموت ہی یارسول اللہ اور یہ آخر عہد میرا ہے دنیا مین اور آخر عہد تمہارا ہی دنیا مین
اور بعد آپ کے اولاد آدم مین سے کسی پر نہ آونگا اور بعد آپ کے زمین پر نہ اترونگا یعنی وحی لیکر

مرا لبان تو باید شکر چہ سود کند ـــ مرا میان تو باید کمر چہ سود کند
چو یوسفم تو نباشی مرا مصر چہ کار ـــ چو ہمدمم تو باشی سفر چہ سود کند

بعد اوسکے راوی کہتا ہے کہ سرور عالم پر سکرات اور شدت اور سختی اوسکی ظاہر ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا رکہا تھا حضور اوسمین ہاتھہ ڈالتے تھے
اور چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ای میرے
اللہ میری اعانت کر سکرات موت پر اور ایک روایت مین ہے کہ فرماتے تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ یعنی کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ اور بتحقیق موت کیواسطے سکرات
ہے اور وقت سکرات کی یہ کیفیت حضور کی تھی کہ رنگ حضور کا کبھی سرخ ہوجاتا تھا اور
کبھی زرد ہوجاتا تھا اور کبھی دہنا ہاتھہ اور کبھی بایان ہاتھہ کھینچتے تھے اور چہرہ پر انوار پر پسینا
آگیا تھا اور جب اس عالم سے تشریف لیگئے یہ کلمات فرمائے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَاَلْحِقْنِیْ
بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ یہ آخر کلام ہے جو سنا مینے حضرت سید عالم
سے اس روایت سی شدت سکرات موت جو سرور عالم پر ظاہر ہوئی حضرت شیخ نے
مدارج مین اوسکی نسبت مین چند وجوہ علمائے عارفین سے نقل کیہ ہین خلاصہ اونکا

یہ ہے کہ جناب سید عالم پر کرب و الم جس کو سکرات موت تعبیر کیا ہے ظاہر ہونے مین وجہ
اول یہ لکھی ہے کہ مزاج شریف حضور کا کمال اعتدال پر تھا اور قوت ادراک حضور کی
نہایت درجہ پر قوی تھی اسوجہ سے ادراک اور احساس الم کا بھی حضور کو زائد تھا جیسے
کہ ترازو جس کے دونون پلہ برابر ہوتے ہین اور عمدہ ہوتا ہے اگر اوسکے ایک پلہ مین کوئی
خفیف شے بہت چھوٹی بھی رکھدو تو اوسکی طرف ترازو جھک جاتا ہے دوسری وجہ
یہ ہے کہ روح پر فتوح کو جسم شریف کے ساتھ تعلق قوی تھا اور آنحضرت کی نفس کریم کے ساتھ
تعشق تھا اور مزاج شریف سرور عالم کا مادہ اصلیہ صورت حیات اور قوام اوسکی حقیقت کا
تھا جب قطع ہوا وہ تعلق جسم مقدس اور نفس مکرم سے سخت معلوم ہوا الم
اوس سے جدا ہونیکا بسبب کمال تعلق اور تعشق کے جو مزاج پاک کو جسم شریف اور نفس
کریم کے ساتھ تھا تیسرے۳ یہ کہ ایسی کیفیت اور ایسی حال کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ
جاری ہونا سبب ہی امت کی تسلی کا جب ایسی شدائد مین مبتلا ہون اسواسطے کہ جب
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو خدا کے حبیب تھے اور اللہ کے نزدیک تمام خلق سے معظم اور مکرم
تھے اونکو واسطے یہ صورت ہوئی تو ہم کو بھی اوسکی برداشت کرنا آسان ہو گیا چوتھی۴ یہ کہ حقیقت
شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہے تمام امت کی حقایق کی بلکہ تمام کائنات کی اور
منشا ہے وجودات اصلیہ اور فرعیہ کا اور ساری ہے تمام جواہر اور اعراض اور ارواح
اور اجسام کے حقائق مین پس گویا جدا ہونا روح شریف کا جسم لطیف سے جدا ہونا ہی ہر روح کا
ہر جسم سے اور ہر حیات کا ہر زندہ سے پس جو کچھہ کہ حاصل ہوا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
شدت اور کرب سے بہت تھوڑا ہے بسیار سے اور ایک قطرہ ہے بحار سے پانچوین۵ یہ کہ
نبی کریم امت کی کل بار کے اوٹھانیوالے ہین یعنی یہ کرب جو ظاہر ہوا انکا گرفتاری امت سے

تھا لہذا جب جبرئیل نے خوشخبری مغفرت امت کی پہونچائی بستر استراحت پر حضور نے
آرام فرمایا اور عالم بقا کیطرف متوجہ ہوئے چھٹی یہ کہ قاعدہ مستمرہ ہے کہ جب کسی شخص کو
قواعد مملکت سپرد کیے جاتے ہین اور خلیفہ اور متولی کیا جاتا ہے امور سلطنت مین اور طلب
کیا جاتا ہے درگاہ بادشاہی مین اور بدل دیا جاتا ہے دوسری مملکت مین تو لابد اوس کو
رجوع کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے چونکہ سرور عالم کو تمام اکناف اور آفاق کے جملہ کاروبار
علی الاطلاق سپرد کیے گئے ہین اگرچہ بخشش دیا آپ کو حساب اور کتاب ہر حال اور ہر باب
مین نسبت اوس ملکیت عظیم کے جو آنحضرت کو سپرد تھی لیکن باوجود اسکی یعنی بخشش
دیے جانے کی ہیبت اور دہشت سلطانی باقی ہے کہ کیا سرانجام پاوے گا اور یہ دہشت
اور ہیبت بسبب خدا کے پہچاننے کی ہے جو زیادہ پہچانتا ہے وہ زیادہ ڈرتا ہے اور ساتوین
وجہ کہ خلاصہ اور اصل سب وجوہ کی یہی ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ نے اوس وقت خاص مین
تجلیات صمدیت یعنی بے نیازی اور تنزلات احدیت اور وہ اسرار جو قرار گزین تھی صفات
کی پاکی کے پردون مین اور وہ مشاہدات جو پردہ کے تھی اسماء صفات مین اپنے حبیب کو
ہدیہ مین پیش کئی تھی اور کوئی شک نہین ہے اون حالات کی گران اور بڑے ہونے مین جو تجلیات مفاجات
مذکورہ کے پیش آنے مین ظاہر ہوتے ہین چنانچہ وقت نزول قرآن شریف کی حالت وحی
مین بھی ایسی ہی حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش آتے تھے حضرت صدیقہ فرماتی
ہین کہ شدت سرما مین وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی اور آپ کی پیشانی گو
انوار سے پسینا ٹپکنے لگتا تھا اور اللہ تعالے آپکی خطاب مین فرماتا ہے اِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيلًا یعنی قریب ہے کہ القا کرینگے ہم تم پر کلام بھاری پس موت سرور عالم کی کہ
حقیقت مین حیات تھی بسبب افاضات الٰہیہ کے اوسکو سکرات مشاہدات کی تھی

کہ ظاہر ہوتے تہی بسبب جسمانیہ طاقتونکی تنگی کے محض عالم عیان سی صورت سکرات مجاہدات
مین اور حاصل اسوجہہ کا وہی ہے کہ اوسحالت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل اتم تہا
اور اتمام تہی اون تجلیات اور مفاتحات کی یعنی صورت سکرات لبسبب اون تجلیات
خاص کے ظاہر ہوئی تہی آٹہوین یہ کہ تہی اوسوقت مین لقائے خاص حق جل وعلا کی
اوس ڈر اور ہیبت اور اجلال کی ساتہہ مناسب وقت اور حال کے بیچ معرفت عبودیت
اور قرب حضرت ذوالجلال کے کہ ہرگز قبل اوسکے اس خصوصیت سی نہ تہی اور ایک ایسی
حالت تہی کہ اوسیوقت اور حال کو مخصوص تہی نوین یہ کہ جناب رسالت کو شوق لقائے
روحی طاری تہا گویا چاہتی تہی کہ نفس شریف کو عالم ناسوت سی باہر لاوین اور سرعت کی ساتہہ
غیب لاہوت مین درلاوین لہذا ناشی ہوتی تہی قہر عالم طبیعت اور ضغطہ لپستی مزاج البشریت
سے ایسی حالت کہ قوی ہوتا تہا ساتہہ اوسکی انفعال اور ظاہر ہوتی تہی حکومت اوسحال
کی اور کیفیت سکرات کی حقیقت سی اللہ تعالیٰ واقف ہی اسواسطے کہ حضور کے حالات کی
حقیقت کا ادراک کسی کو مخلوقات سی ممکن نہین ہے جو کچھہ علمانے لکہا ہے اوسمین جو
مناسب وقت معلوم ہوا لکہا گیا اب حالات وفات شریف مذکور ہوتے ہین کہ وہ
ہمارے واسطے ہادی اور رہبر ہین مروی ہے کہ اول کلمہ جو ایام رضاعت مین حضور نے فرمایا
اللہ اکبر تہا اور آخر کلمہ جو زبان مبارک سی وقت وفات شریف کے نکلا الرفیق الاعلی تہا
اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرمایا اونہون نے کہ اکثر جسکی وصیت
سید عالم نے مرض وفات مین کی وہ نماز تہی اور احسان کرنا مملوکون کے ساتہہ یہانتک
کہ تلجلج کرتا تہا سینہ مبارک یعنی دم چڑہتا تہا اور زبان کام نہ دیتی تہی حاصل یہ کہ
آخر وقت تک حضور نے نماز کی اور مملوکونکی ساتہہ احسان کرنیکی تاکید فرمائی اور ایسا ہی

ف حاضر ہونا حضرت عزرائیل علیہ السلام کا واسطے حصول اجازت قبض روح پر فتوح کے

ف
مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور منقول ہے کہ اون ماؔنگا سرورِ عالم سے ملک الموت نے
بعدہٗ آئے اور حضور کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یا احمد اللہ تعالیٰ نے
مجھہ کو آپ کی پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ کی فرمان برداری کرون جو کچھہ حضور ارشاد
کرین اگر حکم دیجے قبض کرون روح مقدس کو اور اگر ارشاد ہو کہ قبض نکر اسمین بھی تعمیل حکم
کرون مخیر کیا ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کو یعنی آپ کو اختیار دیا دونون امر مین سے جسکو چاہیے
اختیار کیجیے پہر جبرئیل نے کہا یا محمد اللہ تعالےٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کو بلاتا ہے پس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت وہ کام کر جسکا حکم دیا گیا ہے جبرئیل
نے یہ سنکر کہا یہ آخر مرتبہ آنا ہے میرا زمین پر آپ میری حاجت تھے دنیا سے اور آپ کے واسطے
مین آیا تھا دنیا مین

شعر

ورنہ کو بوئی نسیمِ سحری بود غرض	رفت میر بوئی سرِ زلفِ تو حقی بچمن

پس حضرت عایشہ صدیقہ نے سر مبارک تکیہ پر رکھہ دیا اور اوٹھہ کھڑی ہوئین اسحالت
مین کہ سنہ پیٹ تین تہین یعنی بسبب شدت غم و اندوہ کے کہ فراق حبیب خدا سے
طاری تہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور کی وفات شریف
کے دن اللہ تعالےٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ زمین مین ہمارے حبیب کے پاس جاؤ
اور پرہیز کرنا اس سے کہ بے اذن کے اونکی پاس پنہچنا اور بے اجازت کی قبض روح نکرنا
پس عزرائیل دولت سرائے رسالت کے باہر اعرابی کی صورت پر کھڑے ہوے اور کہا
السلام علیکم اہلِ بیتِ النبوۃِ ومعدنِ الرسالۃِ ومختلف الملائکہ اجازت دیتی ہو مجھہ کو
کہ اندر آؤن رحمت ہو خدا کی تم پر جناب سیدہ بنت رسول اللہ حضور کے سرہانے بیٹھی تہین
تہین اپنی جواب دیا کہ رسول اللہ اپنے حال مین مشغول ہین یہ وقت ملاقات کا نہین ہے

پھر اونھون نے اذن مانگا وہی جواب پایا تیسری بار پھر اذن مانگا اور باواز بلند کہا یہانتک
کہ جسقدر لوگ گھر مین تھے اوس آواز بلند کی ہیبت سے کانپ گئے حضور ہوش مین آئے اور
آنکھین کھولدین اور پوچھا کیا حال ہے جناب سیدہ نے کیفیت بیان کی فرمایا اے فاطمہ
جانتی ہو یہ کون ہے یہ ہی توڑنیوالا لذتونکا قطع کرنیوالا آرزوونکا اور خواہشونکا اور
متفرق کرنیوالا اجماعتونکا بیوہ کرنیوالا عورتونکا اور یتیم کرنیوالا لڑکون اور لڑکیونکا حضرت
فاطمہ نے جب یہ سنا رونے لگین حضور نے فرمایا اے بیٹیا رو نہین حاملان عرش تیرے
رونے سے روتے ہین اور اپنے دست مبارک سے بی بی فاطمہ کے چہرۂ مبارک سے آنسو پونچھے اور
دل جوئی کی باتین کین اور بشارتین دین اور بعض روایات حدیث مین ہے کہ حضور نے
حضرت سیدہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ تو میرے اہلبیت مین سب سے پہلے مجھ سے ملیگی اور تو
سردار ہے جنت کی عورتون کی اور فرمایا اے پروردگار میرے صبر دے فاطمہ کو میری
مفارقت مین جناب سیدہ نے کہا وَاکَرْبَاہُ فرمایا حضور نے تیرے باپ پر بعد آج کے کچھ بھی
کرب اور اندوہ نہوگا یعنی کرب بسبب تعلق جسمانی کی حالت مرض مین لازمہ بشریت ہے
وہ قطع ہوا جاتا ہے اور جناب سیدہ سے فرمایا کہ اپنے لڑکونکو میرے پاس لے آؤ جناب سیدہ
حسنین علیہما السلام کو حضرت کے سامنے لائین شاہزادگان والاتبار نے حبیب ابرار کو
اوس حال مین دیکھا رونے لگے اور اسقدر روئے کہ اونکے رونے سے جسقدر لوگ گھر مین تھے
سب رونے لگے حضرت سرور عالم نے اونکو پیار کیا اور بوسے لیے اور اونکی ساتھ محبت کرنیکا
اور اونکی تعظیم اور احترام کا صحابہ اور تمام امت کو حکم دیا اور ایک روایت مین ہے کہ جو لوگ
حجرۂ شریفہ کے دروازہ پر تھے وہ بھی رونے لگے جب آواز اونکے رونیکی حضور کے سمع مبارک مین
پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو دیے حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے

نے آپ کی اگلی پچھلی کل ذنب بخشدیے ہین آپ کیون روتے ہین فرمایا میرا گریہ امت پر رحمت
اور شفقت کیوجہہ سے ہی کہ آیا بعد میرے اونکا کیا حال ہوگا اللہ اکبر کیا شان امت پروری ہی
کہ اوسوقت خاص مین کہ تجلیات خاص اللہ جلشانہ کی حضور پر ہو رہی تھی اور وقت تھا
وصال خاص کا اوسوقت بھی کمال رحمت سے ہم گنہگارون کا خیال پیش نظر تھا افسوس ہے
ہمارے حالون پر کہ ایسی نبی کریم اور رسول رحیم کی یاد سے ہم غافل ہین اللھم صل وسلم وبارک
علیہ مروی ہے کہ بعد اوسکی حضرت عایشہ صدیقہ حضور کے آگے گیئن اور عرض کیا
یا رسول اللہ آنکھین کھولیے اور میری طرف دیکھیے اور کچھہ وصیت فرمایے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین کھولدین اور فرمایا اے عایشہ میرے پاس آؤ اور
ارشاد کیا کل جو مینے وصیت کی ہے وہ ہی وصیت ہے پہر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
حضور کے آگے حاضر ہوئین اور اوسی طرح عرض کیا حضرت نے اونسے بھی وہی فرمایا
اور تمام ازواج مطہرات سے وصیت فرمائی بعدہٗ فرمایا میرے بھائی علی کو بلالو سیدنا علی مرتضی
حاضر ہوے اور سرہانے حضور کے بیٹھے اور سر مبارک کو اپنے زانو پر رکھہ لیا جناب سرور عالم
نے فرمایا اے علی فلان یہودی سے مینے اسقدر روپیہ واسطے تجہیز لشکر اسامہ قرض لیے ہین
ضرور اوسکا قرض ادا کردینا اور فرمایا اے علی تو سب سے پہلے حوض کوثر پر مجھہ سے ملیگا اور بعد میرے
مکروہات تجھہ کو پہونچین گے دل تنگ نہونا اور صبر کرنا اور جب دیکھنا کہ لوگون نے دنیا کو
اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا یہ اشارہ ہے اون مکروہات کیجانب جو عہد خلافت حضرت
خاتم الخلفا سیدنا علی مرتضی مین پیش آئے رضی اللہ عنہ اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے
فرمایا اے علی دوات اور کاغذ لے آؤ تاکہ تمہارے واسطے مین ایک وصیت لکھدون سیدنا
علی مرتضی خود فرماتے ہین کہ مین ڈرا ایسا نہو کہ جب تک مین اسباب کتابت جمع کرون حضرتکا

ف وصیت فرمانا ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو

وہاں تجہ باوے اور مین دولت وصیت سے محروم رہون مینے کہا یارسول اللہ جو وصیت
آپ کو کرنا منظور ہو فرماوین مین یاد رکھونگا فرمایا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی نماز پڑہنا
اور مملوکونکی ساتہہ احسان کرنا اور ایک روایت مین ہے کہ ارشاد کیا اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ
اَلْبِسُوْا ظُهُوْرَهُمْ وَاَشْبِعُوْا بُطُوْنَهُمْ وَاَلِیْنُوْا لَهُمُ الْقَوْلَ یعنی ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے
مملوکون کے بارہ مین پہناؤ اونکو کپڑا اور بہرو اونکے پیٹ اور کلام کرو اونسے ساتہہ نرمی کے
سیدنا علی مرتضی فرماتے ہین کہ حضور مجہہ سے کلام کرتے تہے اور لعاب دہن شریف مجہہ پر آتا تہا پہر
حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا عورتین پردہ مین سے بیطاقتی کرنے لگین اور مجہہ کو
بہی اسکا تحمل نہ رہا کہ مین حضرت سرور عالم کو اس حال مین دیکہون مینے کہا اے عباس مجہکو
سنبہالو عباس آئے اور مینے اور اونہون نے ملکر جناب سید عالم کو لٹا دیا اور ایک روایت مین ہے
جب ملک الموت آئے اعرابی کی شکل پر اور اذن مانگا فرمایا کہدو آوین پس ملک الموت
حاضر ہوئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی اللہ تعالے آپ کو سلام فرماتا ہے اور مجہہ کو
حکم دیا ہے بلا آپ کے اذن کے قبض روح پر فتوح نکرون فرمایا اے ملک الموت قبض روح
تو کر یا جب تک میرا بہائی جبرئیل نہ آوے پہر جبرئیل آئے روتے ہوئے حضور نے فرمایا
اے دوست مجہہ کو ایسے حال مین تمنے تنہا چہوڑا جبرئیل نے عرض کیا بشارت ہو آپ کو
مین ایک خبر لایا ہون اللہ تعالے نے مالک دوزخ کو حکم دیا ہے کہ روح مطہر میرے حبیب کی
آسمان پر آتی ہے آتش دوزخ کو بجہادے اور حور عین کو حکم دیا کہ اپنے کو آراستہ کرو اور ملائکہ سے
کہا اوٹہو اور صفین باندہکر کہڑے ہو کہ روح مطہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے اور مجہہ کو ارشاد
ہوا کہ زمین پر جاؤ اور میرے حبیب سے خبر دی کہ حقتعالے فرماتا ہے کہ بہشت حرام ہے کل انبیا
اور اونکی امتون پر جبتک کہ تم اور تمہاری امت وہان نجائیے اور قیامت کے دن

نازل ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام بشارت مغفرت امت وہ جانب ارحم الراحمین سے لیکے

اتنی شخص تمہاری امت سی بخشونگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے فرمایا سید عالم نے ای ملک الموت
آگے آؤ اور جسبن امر کے مامور ہو اوسکو پورا کرو گویا کہ نبی کریم امت گنہگار کے وعدہ مغفرت
ہی کے منتظر تہے وعدہ مغفرت امت سنتی ہی قصد عالم بقا کا فرمایا شعر

باخبر ہی از سبقت رحمتی ۔ از تو عجائب نبود امتی

قابض ارواح نے جب اذن پایا روح اطہر کو قبض کیا اور اعلی علیین مین لیگئی اور کہا وا محمداہ

یا رسول اللہ رب العالمین

رفت آن طاؤس عرشی سوی عرش ۔ چون رسید از ہاتفانش بوی عرش

اللہم صل وسلم وبارک علیہ جناب علی مرتضیؓ فرماتے ہین کہ مین آسمان سے آواز وامحمداہ
کی سنتا تہا کہ فرشتہ کہہ رہا تہا اور بی بی عایشہؓ سی مروی ہے کہ جب روح مطہر نبی کریم نے
جسد اقدس سی مفارقت کی ایسی خوشبو مینی اوس سے سونگہی جو قبل اوسکی ہرگز نہ سونگہی
تہی پس مینی حضور کو چادر اوڑہادی اور بعض روایت مین ہے کہ ملائکہ نے اوڑہادی اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جب نبی کریم نے وفات کی مینی اپنا ہاتہہ حضرت کی سینہ اقدس پر
رکہا پس کئی جمعہ گذرے مینی کہانا بہی کہایا اور وضو بہی کیا بوے مشک میرے ہاتہہ سے
نہین گئی اور بعد وفات جناب سید عالم کے صحت کی ساتہہ مروی ہے کہ جناب سیدہ نی گریہ
وزاری کی اور کہا اے باپ تمنی دعوت حق کو قبول کیا بعد تمہارے وحی اب کس پر نازل
ہوگی جبرئیل ہم پر کاہے کو آوین گے اے رب فاطمہ کی روح کو اپنے حبیب کی روح اطہر کے
پاس پونہچا اے اللہ مجہہ کو اپنے حبیب کا دیدار نصیب کر اے اللہ مجہہ کو اپنی حبیب کی ثواب سے
بے نصیب نکر اور قیامت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی محروم نکہنا
اور اوس وقت سی حضرت سیدہ کو کسی نے ہنستے نہ دیکہا ہمیشہ اندوہگین رہتی تہین اور رودیا

کرتی تھین اور اسوقت تک قبۃ الاحزان بقیع شریف مین جناب سیدہ کی درد وغم کا یادگار موجود
ہے کہ اوس سے اہل محبت کی دماغ مین بوئے حزن آتی ہے اور مروی ہے کہ حضرت صدیقہ
گریہ وزاری کرتی تھین اور کہتی تھین افسوس ہے ایسے پیغمبر کا جس نے فقر کو غنا پر اور درویشی کو
تونگری پر اختیار کیا اور حیف ہے اوس دین پرور سے کہ ایک رات کو تمام شب امت کے
گناہونکی غم اور رنج سے بستر راحت پر نسویا ہمیشہ ساتھہ قدم ثبات کی محاربہ نفس مین قرار گزین
رہا اور کبہی منہیات کیطرف نظر التفات سے بہی ندیکہا اور کفار کے ضرر پونہچانے سے غبار
ملال کبہی اوسکی قلب روشن پر نہ بیٹہا اور دروازہ احسان اور فضل کا ارباب فقر اور صاحب
حاجت پر نہ بند کیا اور دندان مبارک اوسکی دشمن کے پتہر کی ضرب سے شکستہ ہوے اور پیشانی
مبارک اوسکی عصابہ حوادث روزگار سے باندہی گئی اور شکم اقدس اوسکا دو روز برابر
نان جوین سے سیر نہین ہوا چونکہ اہلبیت نبوت فراق جناب رسالت سے بیخود تھی یہان تک کہ اونکو
اپنے اوپر اختیار نرہا تہا ملائکہ اونکی تسکین کیواسطے ادائے رسم تعزیت کرتے تہے چنانچہ مروی ہے
کہ دولت سرائے نبوی جو اوسوقت بیت الحزن تہا اوسکی گوشے سے آواز سنی اور کہنے والا معلوم
نہوا کہا اوسنے السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل نفس ذائقۃ الموت وانما
توفون اجورکم یوم القیمۃ آگاہ ہو ہر مصیبت کیواسطے اللہ تعالے کے پاس تسلیہ ہے
اور ہر فوت ہونیوالے کا ایک خلف ہے پس مضبوط رہو خدا پر اور اوسکی طرف متوجہ ہو جزع
نکرو اور بے صبر نہو اسواسطے کہ حقیقت مین مصیبت زدہ وہ شخص ہے جو ثواب سے محروم ہوے
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ اور مروی ہے کہ ایک مرد اشہب اللحیہ جسیم اور صبیح آئے اور لوگون کے
سے گذرے اور روئے بعدہ التفات کیا اونہون نے صحابہ کیطرف اور کہا اللہ کے پاس
ہر مصیبت کا بدل اور ہر فوت شدہ کا عوض اور ہر ہلاک شدہ کا خلف ہے پس اللہ کیطرف

پہر واور اوسکو جانب رغبت کرو اور نظر خدا کی بلا کیطرف ہی اور مصیبت زدہ وہ ہی شخص ہے کہ جسکی مصیبت کا نقصان صبر سے کامل نکیا جاوے یہ کہکر وہ چلو گئے حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ خضر تہی تمہارے پاس تعزیت کو آئے تہی اور منقول ہے کہ یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات جناب سرور کائنات سہی بسبب شدت حزن اور غم کے سراسیمہ اور حیران ہوگئی تہی عقلین اونکی جاتی رہی تہین اور ہواس باقی نرہی تہی بعضونکی زبانین بند ہوگئی تہین قوت کلام کی نتھی چنانچہ حضرت عثمان کا ایسا ہے حال تہا مروی ہے کہ حضرت عمر اونکی طرفسی نکلی اور اون پر سلام کیا اونہون نے جواب ندیا اور بعضی اپنی جگہہ پر سکتہ کیصورت سی رہ گئی تہی جنبش نکرسکتے جناب ولایت مآب بہی اسی حال مین تہی اور بعضی مریض اور لاغر ہوکر درد فراق نبوی سی دبلی ہوتے ہوتے اس عالم سی گذر گئی اور بعضون نے دعا کی کہ اللہ ہم کو اندہا کردے ہم سے نہین ہوسکتا کہ اب دوسرون کو دیکہین اور اسطرح سی فریاد کرتے تہی جیسی حج کرنیوالے حالت احرام مین لبیک پکارتے ہین اور فریاد کرتے ہین ابیات

دیدہ ز فراق تو زیان می بیند	بر چہرہ ز خون دل نشان می بیند
با اینہمہ من ز دیدہ ناخوشنودم	کو بے رخ تو چرا جہان می بیند

اور اکثر صحابہ نے اس حادثہ جانکاہ کے پیش آنے سے غم فراق محبوب خدا مین اشعار پر درد بطریق مرثیہ کے فرمائے ہین اور فی الحقیقت یہ وہ غم ہے کہ اسمین گریہ وزاری کرنا اور اس مصیبت پر صبر نہوسکنا بہی باعث نجات اور حصول اجر ہے چنانچہ مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے برابر کہڑے ہوئے اور روے اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہون بالتحقیق جزع

ف حال زار ہونا عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم مفارقت مین

نہایت قبیح ہے الا آپ پر اور بے شبہہ صبر جمیل ہے مگر آپ سے یعنی ہر مصیبت پر جزع کرنا برا ہے
اور صبر کرنا اچھا ہے لیکن یہ وہ مصیبت ہے کہ جسمین جزع کرنا اور صبر نکرنا ہی اچھا ہے اسواسطے
کہ یہ سب غلبہ محبت سے ہوتا ہے اور محبت نبی کریم عین ایمان اور مسلمانونکی نشانی ہے

	جانمن کفر محبت تیرا		عین ایمان ہے اللہ اللہ	

اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کہ جنکی رائے موافق وحی اور کتاب کے تہی
اس صدمہ جان فرسا کے پیش آنے سے اونکی عقلمین اسقدر اختلال ہوگیا تہا کہ فرماید
کرتے تہے اور قسم کہاتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا مگر بیہوشی
ہوگئی ہے جیسی موسیٰ کو ہوگئی تہی یعنی وقت تجلی کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
فاروق کہتے تہے کہ جناب سرور عالم بسبب وعدہ دیدار کے تشریف لیگئے جیسے موسیٰ تشریف
لیگئے تہے اور کہتے تہے مین امید رکہتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر دنیا مین رہینگے
کہ ہاتھ اور زبان منافقونکی کٹ جاوین بعض منافقین نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیغمبر ہوتے وفات نکرتے حضرت عمر نے جب یہ سنا تلوار کہینچی اور مسجد شریف کے دروازہ
پر کہڑے ہوئے اور کہا جو شخص کہیگا کہ پیغمبر خدا نے انتقال کیا اس تلوار سے اوسکو دو ٹکڑے
کرونگا حضرت فاروق کے فرمانے سے جناب سرور عالم کی وفات مین شبہہ ہوگیا
اسماء بنت عمیس نے اپنے ہاتھ سے حضور کے دونون شانون کے درمیان مین دیکھا
خاتم نبوت کو نپایا بلند آواز سے کہا کہ مہر نبوت مرتفع ہوگئی سرور عالم نے انتقال فرمایا
اور مروی ہے کہ اس حادثہ کی وقوع کیوقت صدیق اکبر اپنے گہر مین تہے جب اس واقعہ کا
حال سنا بعجلت تمام دولت سرائے نبوت کیطرف روانہ ہوئے راہ مین روتے جاتے تہے
اور کہتے جاتے تہے واحمداہ افسوس پیٹہہ ٹوٹ گئی جب مسجد کے دروازہ پر پونہچے لوگون کو پریشان

پایا کسی طرف ملتفت نہوے اور کلام نکیا اور حضرت صدیقہ کے حجرۂ مبارک مین آئے
اور ردائے شریف کو چہرہ پرانوار پر سے اوٹھایا اور پیشانی اقدس پر بوسہ دیا اور ایک روایت
مین ہے کہ اپنا دہن حضور کے دہن شریف پر رکہا اور خوشبوے مبارک کو سونگہا اور کہا
وَا نَبِیَّاہُ بعدہ سر اوٹھایا اور روئے اور پہر دوسری مرتبہ بوسہ دیا اور کہا وَا صَفِیَّاہُ اور پہر
سر اوٹھایا اور روئے اور پہر بوسہ دیا اور کہا وَا خَلِیْلَاہُ میرے مان باپ آپ پر
فدا ہون آپ پاکیزہ اور خوشبودار تہے زمانہ حیات مین بہی اور زمانہ وفات مین بہی جمع
نکریگا اللہ تعالے آپ پر دو موتون کو لیکن وہ موت جو آپ کیواسطے لکہی تہی وہ آپ نے
پائی مراد اس سے یہ ہے کہ سب لوگ قبر مین واسطے سوال کے زندہ کئے جاتے ہین حضرت
سرور عالم بہی زندہ ہونگے اور حضور کو قبر شریف مین پہر دوسری موت نہوگی آپ کی
حیات باقی اور مستمر رہے گی اور حضور نے خود بہی فرمایا ہے کہ مین گرامی تر ہون اپنے
رب کی نزدیک کہ چہوڑ دے مجہ کو قبر مین چالیس روز بعدہ صدیق اکبر نے عرض کیا کہ
آپ اوس سے برتر ہین جو آپ کا وصف کرتے ہین اور آپ اوس سے بالاتر ہین کہ آپ پر
روویں اگر ہم کو اختیار ہوتا تو اپنے نفس کو آپ پر فدا کرتے ہم اور اگر آپ میت پر رونیکی
ممانعت نفرما چکے ہوتے تو اسقدر روتے کہ آنکہون سے چشمے جاری ہوتے ای اللہ ہمارے
حبیب کو ہمارا اسلام پونہچا اور یا رسول اللہ ہم کو اپنے رب کے پاس یاد کرنا بعدہ حضرت
صدیق گھر سے باہر آئے دیکہا حضرت فاروق کو اوس حال مین چند بار کہا اے عمر
بیٹہہ جاؤ وہ نہ بیٹہے پس کہا صدیق اکبر نے اے لوگون واقف ہو خدا کے رسول نے
انتقال کیا تمنے نہین سنا ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اپنے حبیب کے خطاب مین
فرمایا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور فرمایا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ

آفَانْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ پھر جناب سرور عالم کے منبر شریف پر چڑھے لوگون نے حضرت عمر کو چھوڑ دیا اور صدیق اکبر کیطرف رجوع ہوئے حضرت صدیق نے خطبہ پڑہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی اور درود پڑہا نبی کریم پر اور کہا جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور جو خدا یتعالےٰ کی پرستش کرتے تھے بہ تحقیق وہ ایسا زندہ ہے کہ ہرگز نہ مریگا اور آیہ کریمہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ آخر تک اور آیہ شریف اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ تک پڑہا لوگون نے ان آیتون کو یاد کر لیا اور سمجھے کہ آج یہ آیتین نازل ہوئین اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ قسم ہے خدا کی گویا مینے یہ آیتین سنی ہی نہ تہین جب ابوبکر سے اونکو سنا جسم میرا کانپنے لگا اور مین گر پڑا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ گویا ہمارے اوپر ایک پردہ تہا کہ ابوبکر کے خطبہ پڑہنے سے اوٹھا دیا گیا پس اہل مدینہ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین ہوگیا کہ حضور نے انتقال فرمایا سب کہنے لگے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور بعد صدیق اکبر کے حضرت فاروق نے بہی خطبہ پڑہا اور کہا اے لوگون مینے جو کلام کیا تہا درحقیقت وہ نہین ہے جو مینے کہا تہا نہین پایا ہون مین اوسکو اللہ کی کتاب مین اور اللہ کے رسول کے عہد مین لیکن مین امیدر کہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہین اور ہمارے کاروبار کی تدبیر کرین اور بعد ازان ہمارے انتقال فرماوین پس اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا رسول کیواسطے وہ جو اوسکے نزدیک تہا نہ وہ جو ہمارے نزدیک تہا اور یہ اللہ کی کتاب ہے اللہ تعالےٰ نے ساتہہ اوسکے ہدایت کی ہے اپنے رسول کو پس پکڑو اوسکو یعنی کتاب کے موافق عمل کرو تاکہ راہ راست پاؤ جیسا کہ ہدایت کی گئی ساتہہ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بعد خطبہ کے اہلبیت رسالت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے طریق تعزیت ادا کیا اور تسکین اور تسلی اونکی فرمائی اور کہا

کہ غسل اور تجہیز اور تکفین سید عالم کی آپ لوگون سے متعلق ہے آپ اس کام کو انجام
دین اور یہی وصیت تھی جناب رسالت کی چنانچہ حضرت عباس اور سیدنا علی مرتضیٰ
وغیرہ اس کام مین مشغول ہوئے اور اختلاف ہوا اسمین کہ آیا حضور کا ملبوس شریف
اوتارلین جیسے اور اموات کا اوتار لیا جاتا ہے یا ملبوس شریف ہی مین غسل دین ناگاہ
ایک غفلت سب حاضرین پر طاری ہو گئی اور اوسی حال مین گھر کے ایک گوشہ سے
آواز آئی کہ خدا کے رسول کو اسی پیرہن مین غسل دو جب حضرت عباس سنے ارادہ
غسل کا کیا چارزانو ہو بیٹھے اور سیدنا علی مرتضیٰ کو بھی چارزانو بٹھایا تاکہ جناب سید عالم کو
اپنی گود مین بٹھا دین پھر اوسوقت ندا ہوئی کہ حضور کو چت لٹا دو اور غسل دو پس لٹایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ نے اور جناب
ولایت مآب نہلانے لگے اور حضور کو اپنے سینہ پر لے لیا اور کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر ہاتھ حضور کے
پیراہن شریف مین کیا اور اسامہ ابن زید اور صالح حبشی مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پیراہن شریف پر پانی ڈالتے تھے اور فضل ابن عباس پیراہن شریف کو جسد اطہر سے
اوٹھائے ہوئے تھے تاکہ جناب مرتضوی بہ آسانی جسم اطہر کو دہوئین اور حضرت عباس
اور قثم ابن عباس جناب ولایت مآب کی اعانت کرتے تھے حضور کو ایک جانب سے دوسری
جانب پھیرنے مین اور غیب سے بھی اس کام مین اعانت ہوتی تھی چنانچہ ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ جناب سید عالم خود ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کیطرف پھرتے ہین اور غیب سے
آواز نہایت لطیف آتی تھی کہنے والا کہتا تھا کہ رسول اللہ کے ساتھ رفق کرو اور جیسے
کہ اموات کے جسمون سے میل وغیرہ نکلتا ہے حضور کے جسم لطیف سے کچھ نہین نکلا
جناب مرتضویؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کیا پاک اور خوشبودار ہین آپ

حیات میں اور ممات میں اور تین بار حضور کے جسم اطہر کو دہویا آب خالص اور آب برگ کنار
اور آب کافور سے اور روایت ہی کہ وقت غسل شریف کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بہون کے نیچے اور مقام ناف پہ پانی جمع ہوا تہا جناب ولایت مآب نے اوسکو اپنی زبان سے
چاٹ لیا اور فرمایا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ اسیوجہ سے ہی مجہکو علم بہت بڑا اور قوت
حفظ الغرض بعد غسل کے تین سفید جامہ سہونی سے کہ اوسمین قمیص اور عمامہ تہا سید
کونین کو کفن دیا اور ایک روایت میں ہے کفن شریف میں دو جامہ سفید اور ایک بردے یمانی
تہی اور مشک اور حنوط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن شریف اور اون اعضائے
لطیف پر جو سجدہ میں زمین پر لگتی ہین چہڑکا اور کہتے ہین کہ اوس حنوط کو جبرئیل علیہ السلام
جنت سے لائے تہے بعدہ حضور کو سریر پر لٹا دیا اور موافق حضور کی وصیت کے گہر میں رہنے دیا
اور سب باہر نکل آئے سیدنا علی مرتضی فرماتے ہین کہ دوشنبہ کو حضور نے وفات فرمائی شنبہ
تو ہمنے سنا کہ ایک ہاتف آسمان سے ندا کرتا ہے اے گروہ اہل اسلام آؤ اور اپنے پیغمبر پر نماز پڑہو
پس وہی ترتیب سے جو خبر ابن مسعود میں بیان ہو چکا ہے گروہ گروہ مسلمانونکا آتی تہا اور
ہر ایک علحدہ علحدہ نماز پڑہتی تہی جناب مرتضوی نے کہا کہ کوئی شخص امامت نکرے حضور کی
نماز میں اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے امام ہین حالت حیات میں بہی
اور حالت ممات میں بہی اور یہ امر خاص خصائص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور انہیں
سے دفن شریف میں تاخیر ہوئی اور مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی جنازہ اقدس کے سرہانے
کہڑے ہوئے اور کہا اے پیغمبر گرامی اور راسے دین پرورنا ہی خدا کا سلام اور رحمت
آپ پر ہو اے اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ جو کچھ آنحضرت پر نازل ہوا وہ سب اونہون نے
ہم کو پہونچا دیا اور جو شرط نصیحت تہی امت کی ساتہہ ادا کی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہانتک

کہ غالب کر دیا اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کو اے اللہ جو کچھہ میرے رسول پر نازل ہوا ہے ہم کو
اوسکی پیروی میں سے کر دی اور جمع کر ہم کو اور اپنے حبیب کو قیامت کے دن لوگون نے آمین کہا
اور اختلاف کیا صحابہ نے کہ حضور کو مسجد مین یا مکانمین یا مقبرہ بقیع مین دفن کریں
صدیق اکبر نے کہا سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیغمبر دفن نکیا جاوے
مگر اوسی جگہہ کہ جہان اوسکا قبض روح ہوا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت علی مرتضی
نے کہا کہ تمام روے زمین مین کوئی بقعہ اوس جگہہ سے بڑھکر اللہ تعالےٰ کے نزدیک گرامی
نہین ہے کہ جہان اوسکے رسول کی روح پر فتوح کو قبض کیا ہے پس بچھونا حضور کا اوٹھا کر اوسی جگہہ قبر
کھودی گئی اور شب چہار شنبہ کو آدہی رات گئی یا وقت سحر کے اوس امانت عظمی کو پردہ قبر
مین چھپا دیا اور قبر شریف کو زمین سے بالشت بھر اونچا ماہی پشت کی صورت پر بنایا اور پانی
اوسپر چھڑکا بعد فراغت کے سب لوگ جناب سیدہ کے استانہ مبارک پر حاضر ہوے اور تعزیت
کی جناب سیدہ نے پوچھا رسول اللہ کو دفن کر دیا سب نے عرض کیا ہان فرمایا حضرت سیدہ نے
کیونکر تمہارے دلون نے گوارا کیا کہ اوس آفتاب ہدایت کو پردہ خاک مین چھپایا آخر
آپ نبی رحمت نہ تھے صحابہ نے جواب دیا اے بنت رسول اللہ ہم کو کب یہ امر گوارا تھا
ہم لوگ اس سے اندوہناک تھے لیکن خدا کے حکم سے کیا چارہ الغرض تمام صحابہ اور اہلبیت
اس غم سے دردناک تھے کوئی فراق نبوی مین یہ مضمون ادا کرتا تھا

گر بقدر سوزش دل چشم من بگریستی	بر دل من جملہ مرغان چمن بگریستی
صد ہزاران دیدہ بایستی دل ریش مرا	تا بہر یک خویشتن بر خویشتن بگریستی
دیدہ ہائی بخت من بیدار بایستی کنون	تا بدید حال من بر حال من بگریستی
انچہ از من گم شد گر از سلیمان گم شدی	بر سلیمان آدم و پری ہم اہرمن بگریستی

کاشکی بودی مرا بر موئے ہر بن دیدۂ — تا بر ین چشم و چراغ انجمن بگریستو

اور کوئی حبیب خدا کی جدائی مین اس طرح سرگرم آہ و نالہ تہا

نو بہار من کجا شد ان گل سیراب کو — سیتوان دیدن بخوا بش ای دریغا خواب کو

در شب تاریک ہجران رو نمی یابیم باز — روئے منظورم کہ ہم شمع است و ہم مہتاب کو

خستگانہ اہرم و یاران غمگین را فرح — عاشقانہ ایوی صبح و تشنگانہ را آب کو

گر نگریم و نخندم ہیچ انکارم مکن — گریہ را صد وجہ دارم خندہ را اسباب کو

انس ابن مالک نے کہا ہے کہ کوئی دن مدینہ کا بہتر اور نورانی زیادہ اوس دن سے نہ تہا کہ پیغمبر عالم جس روز وہان تشریف لائے تہے اور کوئی دن ظلمانی اور تنگ تر اوس دن سے نہ تہا کہ اوس آفتاب ہدایت نے اوس روز پردہ کیا صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ بعض صحابہ نے مدینہ منورہ کو چہوڑ دیا باہر چلے گئے اور ایک جماعت صحابہ نے مدینہ منورہ مین اقامت اختیار کی اور حضور کے قبر شریف کی زیارت سے دلون کو تسکین دیتے تہے اور خورسند کرتے تہے اور اگر کوئی درد دل پیدا ہوتا تہا تو اوس طبیب باطن کے حضور مین پیش کرتے تہے یعنی قبر شریف کے مقابل کہڑے ہو کر عرض حال کرتے تہے بعضے ظاہر کے کانون سے اور بعضے گوش دل سے جواب سنتے تہے اور قبر شریف مین نہایت درجہ کی صفا اور منتہا مرتبہ کا نور اور ضیا تہا جس شخص نے کہ پیغمبر عالم کو کبہی نہ دیکہا تہا جب قبر پر انوار کو دیکہتا تہا گواہی دیتا تہا کہ اس قبر شریف کا صاحب پیغمبر خدا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک اعرابی کافر حضور کے مزار رحمت نثار پر حاضر ہوا اور قبر شریف کو دیکہا بے اختیار کہنے لگا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لوگون نے اوس سے پوچہا کہ تو نے کیونکر جانا کہ یہ پیغمبر خدا ہین صلی اللہ علیہ وسلم اوسنے قسم کہا کر کہا کہ مین نے اس قبر شریف کو کبہی نہ دیکہا تہا اور نہ جانتا تہا کہ صاحب اس کا کون ہے

لیکن خدا نے میرے دل مین الہام کیا اور اشعار پڑہے ترجمہ اونکا یہ ہے گذرا مین طرف
قبر شریف نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا مجہسے حالانکہ قبر کلام نہین کرتی ہے
اور قبر کے ساتھہ آثار نبوت قائم ہین مایل ہوتے ہین اوسمین قلب کل مسلمانونکا اور رہتے
اگرچہ نہین عہد کیا اے سردار خلق کے آپ سے پس آپ کی قبر نے بیان کر دیا مجہسے کہ اوسمین
ایک نکرم ہے اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ہے اونہون نے کہ حضور کے
دفن شریف کی تین دن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے تئین اوسنے جناب سرور عالم کی قبر
مبارک پر ڈال دیا اور اوس خاک پاک سے ایک مٹھی خاک اوٹھالی اور اپنے سر پر ڈالی بعدہ کہا
یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور ہمنے سنا اور اپنے اللہ تعالے سے لیا اور ہمنے آپ سے پایا اور جو کچہ
کہ آپ پر نازل ہوا یعنی قرآن مجید اوسمین یہ ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا مین نے اپنے نفس پر ظلم
کیا ہے اور آلودہ گناہ آپ کے پاس حاضر ہوا ہون تاکہ میرے واسطے مغفرت مانگیے اور طلب آمرزش
کیجیے پس قبر شریف سے تین مرتبہ آواز آئی کہ تجہہ کو بخشدیا اور شیخ محمد ابن عبد اللہ عینی کہ اکابر
مفسرین سے ہین اونہون نے کہا ہے کہ مین جناب رحمت عالم کی قبر شریف کے پاس
بیٹھا تہا اعرابی آیا اور حضور جناب رسالت مین اوسنے سلام عرض کیا اور کہا

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ	يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ	نَفْسِيْ فِدَاءٌ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ

اور کہا اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا ارشاد حق ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور حال یہ ہے کہ مینے اپنے
نفس پر ظلم کیا ہے یعنی گنہگار ہون اللہ تعالے سے مغفرت مانگتا ہون اور آپ سے

عرض کرتا ہون یا رسول اللہ کہ آپ اللہ تعالے سے میری مغفرت مانگین راوی کہتی ہے
کہ مین زیارت کرکے پہرا اور سو گیا واقعہ مین دیکھا مین نے کہ ارشاد ہوا اے عینی اوس
اعرابی سے جا کر مل اور خوشخبری دے کہ اللہ تعالے نے اوسکو بخشدیا پس مین جاگا
اور اوس اعرابی کے پیچھے گیا اور اوسکو خوشخبری دی بعد ان روایات کے صاحب وضہ نے
فرمایا ہے آگاہ ہو کہ زیارت قبر شریف کی اعظم قربات اور اجل طاعات سے ہے تمام علما
اسکے قائل ہین کہ زیارت قبر شریف سنت مندوب اور فضیلت مرغوب ہے اور بعض علما
اوسکے وجوب کے قایل ہین بدلیل اس حدیث کے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے نہ زیارت کی میری قبر کی البتہ مجھپر ظلم کیا ارشاد کیا ہے حضور نے جسکو
میری امت مین سے وسعت ہوئے اور پہر اوسنے میری زیارت نہ کی پس اوسکے
واسطے کوئی عذر نہین ہے اور حضور کی قبر شریف کی زیارت مین فضیلت اور ثواب
بہت بڑا ہے مروی ہے فرمایا ہے نبی کریم نے جسنے بعد میرے میری قبر کی زیارت کی
ایسا ہے کہ جیسے مجھکو حیات مین دیکھا اور آخر حدیث خالی ضعف سے نہین ہے رزقنا

	اللہ تعالیٰ زِیَارَۃَ قَبْرِہٖ وَاقْبُرْنَا بِبَلَدِہٖ	

	پیام ذرۂ بیدل بآفتاب رسان		صبا تحیت شوقم بآنجناب رسان
	زمین بوس و سلام من خراب رسان		در آنمقام کہ آرامگاہ حضرت اوست

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال علما سے صاف ظاہر
ہے کہ جناب سید عالم قبر مبارک مین زندہ ہین اور جسطرح حیات ظاہری مین ہمارے معین اور
مددگار تہے وہی شان حضور کی اب بہی قائم ہے اہل حاجت کی عرض کو سنتے ہین اور اللہ تعالے
سے اوسکے واسطے دعا فرماتے ہین اور اللہ تعالی دعا اپنے حبیب کی مقبول کرتا ہے اور ببرکت دعا

اور توجہ جناب نبوت کی مدعا حاصل ہوتا ہے دریاے رحمت محمدی امت پر کھلی ہین اور بحر
رافت نبوی ویساہی جوش پر ہے دست فیض حضور کا کشادہ ہے اودہرسی فیض کے
پونہچانے مین اور توجہ کے دینے مین کمی نہین ہے مگر صد حیف کہ ہم کو مانگنا نہین آتا ہے اگر ہم اور
بحر کرم اور محیط رحمت سی سائل ہون تو حضور کی شان سے ہی کہ کبھی کسی سائل کی سوال کو
آپ نی رد نہین فرمایا ہماری سوال کو بھی رد نکرین اور ضرور ہم بھی جناب رسالت سی فیضیاب
ہون اور طریقہ جناب سید عالم کیطرف متوجہ ہونیکا اور حضور کو اپنی طرف متوجہ کرنیکا یہ ہے
کہ ظاہراً اور باطناً اطاعت کری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محبت آپکی دل مین پیدا کرے
اس مرتبہ پر کہ سب کی محبت پر غالب ہو جاوی اور محبت کرے آپکی کل منتسبات سی اور اونکی
تعظیم کری اور ہمیشہ حضور دل کے ساتھہ آپ کا ذکر کری اور درود پڑہی آپ پر اور تصور آپ کا
دل مین قائم کری چنانچہ شیخ نی مدارج مین وصل تعلیم معنوی مین فرمایا ہی خلاصہ اوس کا
یہ ہی کہ اگر تونے کسی وقت خواب مین صورت زیبائی نبوی کو دیکھا ہی تو اوس صورت شریف
کو اوسکی صفات کی ساتھہ اپنی آئینہ تصور مین حاضر کر اور یاد کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور درود بہیج آپ پر اور وقت ذکر کی ایسا ہو جا گویا کہ جناب سید عالم حالت حیات مین تیرے
سامنی تشریف فرما ہین اور تو آپ کو دیکھتا ہے اور جان لو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھتی ہین اور سنتی ہین تیری کلام کو اسواسطے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کی ساتھہ متصف ہین
اور صفات باریتعالیٰ سی ہی کہ وہ جلیس ہے اپنی ذکر کرنیوالونکا جیسا کہ حدیث قدسی مین ہے انا
جلیس من ذکرنی مین جلیس ہون اوسکا جو مجہہ کو یاد کرتا ہی اور جناب سید عالم کو اس صفت سی
نصیب وافر ہی یعنی حضور مین اس صفت کا ظہور ہی اور اگر یہ امر تجہسی نہین ہو سکتا ہی اور
تونے حضور کی قبر شریف کی زیارت کی ہی اور روضہ اقدس کو دیکھا ہی تو اوسکو اپنی ذہن مین جلوہ گر

جسوقت آپ کو یاد کر اور آنحضرت پر درود بھیج اور اسطرح ہو جا جیسے حضور کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہے اجلال اور تعظیم کے ساتھہ یہان تک کہ مشاہدہ کرے تو جناب سرور عالم کی روضۂ مقدسہ کو کھلا ہوا اور اگر قبر شریف کی بھی زیارت نہین کی ہے اور روضہ پر انوار کو بھی نہین دیکھا ہے ہمیشہ صلوٰۃ اور سلام نبی کریم کی حضور مین عرض کر اور تصور کر کہ حضرت رحمت عالم سنتی ہین تیری صلوٰۃ اور سلام کو اور اس مین اپنی ہمت کو جمع رکھہ اور با ادب رہ یہان تک کہ پہونچے تیرے صلوٰۃ حضور قلب کیحالت مین جناب رسالت کے پاس اور جمع ہمت کو بہت بڑا اثر ہے اور شرم اس سے کہ ذکر کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ پر درود پڑھے اور دوسری طرف مشغول ہو اسواسطے کہ صلوٰۃ بے حضور قلب کے مثل جسم بے روح کے ہے اور جو عمل نیک ساتھہ حضور قلب کے ہوگا وہ زندہ ہے اور جو غفلت سے ہوگا وہ مردہ ہے اسیوجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمل نیت ہی سے ہے اللھم انا امنت بمحمد ولم نرہ فلا تحرمنا فی الدارین رؤیتہ واستعملنا بسنتہ وتوفنا علی ملتہ واحشرنا تحت لوائہ واجعلنا من رفقائہ واسقنا بکاسہ وانفعنا بمحبتہ اللھم اجمع بیننا وبینہ ولا تفرق بیننا وبینہ امین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ وخلیلہ وحبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اللھم صل وسلم وبارک علیہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ سیزدہم مسمی بہ **منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان** کہ تتمہ ہے مجموعہ مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات کا ماہ صفر المظفر ۱۳۰۰ ہجری مین تمام ہوا غفار الذنوب ستار العیوب ببرکت اس ذکر خیر کے کاتب اور طابع اور سامع اور اہل مطبع کا انجام بخیر فرماکے امت محمدی مین حشر فرمائے

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع **نامی** لکھنؤ مین اکثر مرۃ بعد اخریٰ طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین۔ قیمت عند الدریافت بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحیشہ سیدی	تحیشہ حمیات قانون	ہنس جواہر	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی معہ ترجمہ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حلبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الورے	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الورے	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مقصد الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	فضائل چمنستان	مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس
میلاد شریف تحلق	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	اندرجال کلان	[illegible]	کحل البصر
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	مثنوی [illegible]

سوا ان کے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا آدب تلیاں کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے

السید قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

اعلان

اس زمان برکت آوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی
حافظ حاجی غلام محمد ہادیعلیخان صاحب نے کتب معتبرہ سے
انتخاب کر کے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین
جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ
مین حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات لکھا گیا ہے
بفضلہ تعالے یکے بعد دیگرے طبع ہوے اب رسالہ سیزدہم
بھی جسکا نام منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان
ہو مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۳۰۵ھ مین طبع ہو گیا ہی لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع
نفرمائین راقم سے طلب کر لین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع